

2182

100 ym  
no  
hm  
he



## DATE LABEL

Call No. 19115551082-116 Date \_\_\_\_\_

Acc. No. 59163

**J. & K. UNIVERSITY LIBRARY**

— — — — —

This book should be returned on or before the last date stamped above. An over-due charge of .06 P. will be levied for each day, if the book is kept beyond that day.



عنوان

الكتاب

ن 81 ج 1

CHECKED



بسم الله الرحمن الرحيم

که این آیات منسوخ الیام من کجین اندرز و پند خرنیه نصاح سود  
مقبول صغار و کبار اعنی ترجمه پند نامه حضرت شیخ فرید الدین عطار

# چشمه فیض

ST 01

Ro

مترجمه اسوه سخوران عذب البیان مولوی عبدالغفور حسان  
بها در لیساخ با مستام کامل فشی بگلوندیال صاحب عیا قل یحبیط

مطالع می نشی نو کشتو آتو کانور مطوع هوا  
مطالع می نشی نو کشتو آتو کانور مطوع هوا



فہرست کتب

اطلاع اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معاینہ و ملاحظہ و شایقان اصلی حالات کتب کے معلوم کر سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہو اس کتاب کے ٹیبل پچ کے جو تین صفحہ ساوے ہیں ان میں بعض کتب اخلاق و تصوف اردو فارسی کی درج ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

## کتب اخلاق و تصوف اردو

جامع الاخلاق - ترجمہ اردو اخلاق جلالی مترجمہ مولوی امانت اللہ صاحب۔  
نکات احسانی - دو جلدیں ایک جلد میں نکات اردو کا بیان دوسریں نکات فارسی کا مصنفہ مولوی حکیم احسان علی وکیل۔  
ذخیرہ سعادت - یہ نبھاسنی بلاس اپتک کی دو فصل اول و آخر کا ترجمہ ہی تہذیب اخلاق میں مترجمہ لالہ لال جی کا کوڑی نور العین - ترجمہ مجمع البحرین کہ مصنفہ شاہزادہ داراشکوہ تصوف میں ہے۔

ہستور المعاش - طریقہ آموزی معاش مولفہ و مترجمہ جان مارکوس لیڈی صاحبہ دائر علم حصہ اول انگریزی سو چند معلوما مرتبہ مولوی محمد کریم بخش میرنشی۔

مفید الصدیان - ترجمہ سبق ہادی شعر معلومات علم تواریخ و جغرافیہ وغیرہ ہر قسم

مفید رازے در گاہ پر شاد صاحب۔

گلشن غیرت - حکایات بحسب و مرغوب مصنفہ غلام حیدر خان اکبر الشیخ کیمیائی حکمت حصہ اول شرف الف علم و آداب و راست گوئی کے فوائد حکمیہ و حکایات مصنفہ مولوی واحد الدین احمد مدرس۔

بحر الحقیقہ - اندرز و نصائح واسطی اصلاح بنفس کے مصنفہ حسن تخلص۔

باغ ارم - خلاصہ شش و فرتنوی مولوی رو مصنفہ مولوی شاہ مستعان۔

## کتب اخلاق و تصوف فارسی

لواعجامی - نکات سودمند تصوف کا بیان مولانا عبدالرحمن جامی۔

فی باید و بد - گورسالہ مختصر پر فوائد میں بہت بہتر ہے مصنفہ محمد حسین۔

پرمادت فارسی - مصنفہ رازی جسکی زبان فارسی نہایت شستہ ہے۔



بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين



الحمد لله رب العالمين  
الحمد لله رب العالمين



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیک کے سے قابل وہ خدا  
 بند آدم میں کیا ہے روح کو  
 دی اجازت متد سے جو باد کو  
 لطفت سے اپنے خلیل اللہ پر  
 حکم سے اُسکے ہوئی وقت سحر  
 مارا دشمن سے جو تیرا سکی طوف  
 غرق دریا لشکر کا فخر کیا  
 مہر و مہرے قادر مہربان میں  
 کی سلیمان کو عنایت سروری  
 بھر دیا کبر و نئے صابر کا بدن  
 ایک کا آرزو سے چیرا سے سر  
 چاہے جو کچھ دم میں وہ سلطان کے  
 ہے مسلم اسکو سلفانی سدا

جسے مشیت خاک کو ایمان دیا  
 دی ہے طوفان کو رہائی نوح کو  
 کر دیا برابر قوم عاد کو  
 کر دیا آتش کو گلشن سرسبز  
 قوم نوطاک بار کی زیر و زبر  
 ایک پشہ نے کیا اسکو تلف  
 شتاب سے اک ناقہ کو غا ہر کیا  
 جو مآہن ہو کف داؤد میں  
 ہو آگے زیر نیگیں دیو و پری  
 لقبہ ماہی کیا یونس کا تن  
 دوسرے کے سر پہ رکھا تاج زر  
 شہر کو اک آن میں دیران کی  
 اس میں کسکو زہرہ چون و چرا



کج نعمت ایک کو دیتا ہے وہ  
ایک کو وہ گوہر و مر جان دے  
ایک ہر نادان و خندان تخت پر  
ایک لئے پہنچے ہیں سجاد و سجاد  
ایک کی جا بستر کھڑا ہے  
ایک کے مین کمری برہم جہان  
دیوے بوقیاس کو ماہی سدا  
لے پلا فرزند وہ پیدا کرے  
مردہ صد سال اس سے جان پاک  
خاک سے پیدا سلاطین وہ کرے  
ہو زمین خشک سے پیدا گاہ  
کون اسکے ملک میں انباز ہے

ریخ و رحمت ایک کو دیتا ہے وہ  
حسرت نمان دوسری کی جان دے  
دوسرا فاقہ سے گریبان تخت پر  
دوسرے نے رہنے کو پایا تنور  
انٹ پھرا ایک کے مین پیر  
اسکی طاقت ہے کہ دم مار و پان  
اپنے بندوں کو وہ دی شاہی سدا  
طفل کو وہ مہد میں گویا کرد  
دیکھ کر عقل حکیمان سر جھکانے  
نجم کو جسم شیا طین وہ کرے  
آسمان کو بے ستون رکھے نگاہ  
بات جو اسکی ہے بڑا آواز ہے

### نعت حضرت سید المرسلین صلی علیہ وسلم

ابے قم کرتا ہوں نعت مصطفیٰ  
سید کو میں ختم المرسلین  
کی ہے طے معراج امین راہ و سوا  
ہے وہ بیشک رحمت للعالمین  
رحمت خلاق خورشید و شمس  
جسکی انگلی سے ہوا شفق القمر  
ایک تو اسکا رفیق غار تھا  
تھے مصاحب اسکے عثمان و علی  
ایک جو کان حیا و حرم تھا

جس سے عالم کو ہوئی حال صفا  
دور آخر میں لے گئے خیر الاولین  
کیون نہوں محتاج اسکے انبیا  
اسکی مسجد ہے یہ سب وی زمین  
ہو وی نازل اسکی آلاء پاک  
یار تھے اسکے ابو بکر و عمر  
دوسرا شکر کش ابرار تھا  
جو کہ ہیں مشہور عالمین ولی  
دوسرا تو باب غر حرم تھا



وہ رسول حق کہ خیر الناس تھا  
بھیجتا ہوں سو درود اور سو سلام

حزرت ابو عباس مکرل کے چچا  
آل ابوالصحاب بنی پرہیز و شام

### فضیلت ائمہ دین مجتہدین

مجتہد تھے جو امان مان زمان  
بو حنیفہ تھے امام با صفا  
فضل حق ہو جان پر اسکی مدام  
اک ابو یوسف کہ جو قاضی ہوا  
شافعی اور سنی مالک اور زفر  
احمد جبل کہ بھتا مرو حند  
خلدین ارواح انکی شاد ہو

انیم ہو وے رحمت رب جان  
شمع بزم استان مصطفیٰ  
شاد ہو ارواح شاد گرو امام  
اور محمد جس سے حق راضی ہوا  
زیب دین احمدی بن سر بسر  
اُسے سبقت لی ہے سب پر ملا  
شہر دین اُنکے سبب آباد ہو

### مناجات بدرگاہ محیب الہ عوا

عفو کر میرے حیرانم یا خدا  
نیکی تو کرتا ہے اور مین کا رید  
کی بس جو معصیت مین زندگی  
بتلائے فسق و عصیان مین رہا  
بتلائے معصیت ہوں صبح و شام  
اکساعت بیکہ گزری نہیں  
بھاگ کر وہ بندہ آیا رو برو  
عفو کی کرتا ہے مجھ سے آرزو  
ہو وے کیونکہ تجھ سے انسان ناسد  
نفس و شیطان نے کیا کرہ مجھے

تو غفور اور مین ہوں مجرم یا خدا  
میرے جرموں کی نہیں اللہ حد  
آخر شش حاصل ہوئی شرمندگی  
ہمقرین نفس و شیطان مین رہا  
تیرے امر و نہی سے غافل مدام  
اور حضور دل سے طاعت کی  
جرم سے اپنی مٹا کر آبرو  
کیونکہ تیرا قول ہے لا تقنطوا  
تیری رحمت سے ہو شیطان ناسد  
لیک ہوا سید تیرے لطف سے



یا خدا مجھ کو گنہگار سے پاک کر	بعد ازاں مدفون زیر خاک کر
جان میرے جسم سے جب ہو جدا	ہو نہ قیدِ قلب سے ایمان رہا

## ایمان مخالفت نفس امارہ

میری وہی حالت کہ جو شکر کر رہے اپنے غصہ کو یہاں جو کھا بیٹھا ہے وہی ابلہ ترین مروان اور ہووے یہ خیال اُسکو سدا گرچہ درویشی ہے شکل ای پیر کے اپنے نفس سرش کو جو ام تا ہووے نفس کا غیر ہرور چاہیے نفس شقی کو گوشمال خیر و خوبی کا اگر خواہاں ہو تو تو اب میں ہی خلق بناری سرسبز	اور اپنے نفس پر قادر رہے وہ جگہ جنت میں بیشک پائیگا جو اپنے نفس ہوا ہووی روان جہنم اُسکے عفو کر دیگا خدا ایک درویشی ہے سب سے خوبر ہو غرور مند و نہیں بیشک نیک نام صبر کر تو اور قنا تیشہ کر تا کہیں آئے نہ تیری مشربال خلق کے لازم ہے روگردان ہو تو موت سے بیدار ہوتی ہے مگر
--	---

قطرہ

رہج ہو بچائے جو تجھ کو ای پیر تا کہ اچھی ہووے تیری آخرت حق بچائے دوست خلق آزار کو رہج جس نے غیر کے دل رکھ دیا جو کوئی قصد دل آزاری تو کبھی قصد دل آزاری نہ کر دل کس کا تو نہ توڑاؤ بخیر غیر نیکی کے نہ لے مردم کا نام	ان کے تو عذر اُسکے سرسبز تا کہ حاصل ہووی تجھ کو مغفرت دور اس حضرت سے ہر ویدار ہو زخم اسنے جسم پر اپنے کپا عاقبت میں نالہ و زاری کرے تا جدا ہووے نہ بزاری پیر زخم ہو جائے گا ورنہ جان پر تو اگر چاہے کہ ہووی تیرا نام
--	---



گرنہ ہو نیکی بدی سے کمر خذر  
بند غیبت سے زبان کو کر کسدا  
بند غیبت سے نہ ہو جسکی زبان

ظلم جسد گرنہ اپنی جان پر  
تا نہو وین بند تیرے دست یا  
وہ رہا ہو ووی عقوبت رکھان

### بیان فوائد خاموشی

ای برادر تو اگر ہے حق طلب  
تجھ کو گر ہو علم حی لایوت  
سن نصیحت میری تو ای نیکی ذات  
جسکو ہر دم عادت لفتار ہو  
عاقلون کو ہو ووی خاموشی سی کام  
کذب و غیبت سے سدا خاموش ہو  
گرنہ ہرگز غیر حق کی توشن  
جو پڑے بند عمارت میں بھی  
جسم میں پر گوئی سے مردہ ہوں  
جو کوئی لطف وضاحت میں پرا  
بند کر اپنی زبان منہ سے نہ کہ  
آنکھ تیری عیب تیری دیکھے جب

کھول غیر از حکم نیروان تو نہ لب  
تو دہن پر اپنے اگر کہ ہر سکوت  
ہو تو ساکت ہی اگر شوق نجات  
اسکے سینے میں دل بیمار ہو  
جاہلون کو ہو فراموشی سی کام  
کہئے ابلہ راغب گفتار کو  
اہل عالم سے ہے تجھ کو کام کیا  
رکتا ہو جو کچھ وہ غارت ہو بھی  
گر سخن سے اسکے ہو گوہر خل  
زخمی اسکا چہرہ دل ہو کیا  
صحبت خلق جان سے ورہ  
روح کو قوت تری پیدا ہو تب

### بیان عمل خالص

جو کہ ہو وے اہل ایمان ای غریز  
پاک کر دل کو حسد سے ای سپر  
پاک رکھ تو کذب غیبت سے جان  
گر عمل رکھے ریاسے پاک ابھی

پاک رکھے چار شے سے چار چیز  
پھر سمجھ اپنے کو مومن لے خط  
پانہ ہو ووی تیرے ایمان کو دیا  
سمع ایمان کو ہو تیری روشنی



صاحب ایمان سے بھرتو لاکلام  
ورنہ بدشک اسکا ایمان ہی ضعیف  
روح اسکی جا کر گیا سوڑ سما  
فائدہ کیا شکل نقشش بویا  
کپ وہ ٹھہری بندگان خاص سے  
ہر گھڑی وہ کار بار و نق کرے

اگر نہیں تیرے شکم میں ہی حرام  
جسمین ہو دویہ صفت وہ ہر مہر  
جسکے ولین ہی حرام ای دل بھرا  
جسکے ہوا اعمال میں شامل ریا  
ہے عمل جسکا جدا اخلاص سے  
کام جو دنیا میں ہر حق کرے

### بیان سیرت ملوک

جسے ہو دوی بادشاہونگار یان  
اسکی ہیبت میں پڑی بیشک خلل  
بادشاہ ہو جانے نظر و بین حقیر  
شاہ کی ہیبت میں فرق آجائی گا  
روز و شب فکر کم آزاری ہے  
تا کہ اُسکے عدل سے عالم ہوشاد  
نفع کیا بخشے اُسے کج و سیاه  
کیا تجب ملک ہو اُسکا تباہ  
بادشہ کو سلطنت میں ہو بہت  
فوج اپنی جان کرے شہ پر فدا

ای برادر خصلتین میں چار یان  
بادشہ ہو دوی جو خندان بے محل  
گر سدا رکھے ملاقاتِ فقیر  
گر رہے گا خلوت زن میں سدا  
شہ کو اگر میل جہان داری رہے  
چاہیے شاہ ہو نہیں ہو دوی عدل داد  
ظلم پر باندھے مگر بادشاہ  
خلوت زن میں رہے جو بادشاہ  
ہو جو عادل داد گر فرخ لقا  
فوج پر کر شہ کرم رکھے روا

### بیان خلق

جسمین پائی جائین ہی مرد و جلیل  
خلق کو دیوے جواب با صواب  
اہل علم و حلم کو رکھے عزیز  
کیونکہ دنیا میں عداوت ہی بُری  
نری سے ہر آدمی سے کر کلام

چار بلین میں بزرگی کی دلیل  
یاد رکھے حرمتِ علم و کتاب  
جو کہ ہو دوی صاحب عقل و تمیز  
اور وہ دھوئے جو سبکی دوستی  
عقل ہے تجکو اگر اسے نیک نام



لغ کو اور ترش رو جو شخص ہو  
جو نہیں کرتا ہے دشمن سے خدا  
دوستوں کے ساتھ تو مسرور رہ  
دے نہ تو ہمسایہ میں دشمن کو جا  
گرم الفت دوستوں سے ہو مدام  
اے پسر تدبیر زادہ راہ کر

خوش رکھے کیونکر بھلا احباب کو  
ہو دیگا حاصل اُسے رنج و ضرر  
اور دشمن سے ہمیشہ دور رہ  
دور ہوں دشمن پر ہتھ اس کر کیا  
رو و دشمن کو نہ دیکھ اور نیک نام  
قصہ دنیا کو اب کو تاہ کر

### بیان مہلکات

چار چیزیں اے پسر ہیں باخطر  
الفت بد قربت سلطان نہ کر  
آتش سوزاں ہے قرب شاہ تو  
زہر نہان رکھے دنیا شعلہ بار  
خوب اور مرغوب ہے پیش نظر  
زہر ہے اس آگے تو کر گریز  
مقتل چھاندہ طفلان کو نہ جان  
زال دنیا ہے عروس بے وقار  
مردہ اس جنت سے ہو وی جو طلاق  
ہو وی خدا ان پیش شو با صد تپاک

جگو ان چیزوں سے لازم ہو خدا  
صحبت دن رغبت دنیا سے دور  
الفت بد سے خطر ہے جان کو  
گر خطا ہر اس میں ہیں نقش و نگار  
پر ہر جان کو زہر ہے اس کے خطر  
دور ہوں اس سے تو ہو چکی عقل تیر  
ہو نہ جو رنگ و بو شکل نہان  
روزاک شوہر پر رہتی ہے خدا  
اور دے منہ پھیر کر اسکو طلاق  
رخم زندان سے کرے آخر ہلاک

### بیان اہل سعادت

ہے دلیل نیک بخوی چار چیز  
اصل گوہر ہے دلیل نیکی جنت  
نیک راہوں کی بدستیں ثواب  
جو کوئی ایمن عذاب حق سے

چچین ہوں وہ شخص ہے بیشک عزیز  
بد گھر ہوتا نہیں شایان جنت  
جو کہ ہے بد راے اسپر ہو عذاب  
وہ گروہ کافر مطلق سر ہے



<p>پس وہ غافل ہی نہیں ہی جسکو دھیان دامن صاحب دلائل پر ہاتھ رکھ دوستدار عالم فانی نہ ہو ایک دن مرنا ہے جسکو جان لے خاک سے بھر جائیگا طرستخوان دوستدار نفس امارہ نہ ہو</p>	<p>عمر دنیا چند روزہ ہے لہذا جان ترک لذات بہمان کو ساتھ رکھ شایق لذات نفسانی نہ ہو خاک دنیا سے نہو حاصل تجھے جان تیری تن سے جب ہوگی زبان جیکہ تجھے موت کا حیارہ نہو</p>
---	---

### بیان سبب عافیت

<p>یاد رکھ اچھی طرح یہ چار چیز تندرستی اور فراغت دہرین عافیت کے ہوئے ظاہر نشان فکرین دنیا و دوتکی ہو نہ جست تاکہ ہو جائے نہ قید و ام نفس تو نہ منکر بہر ہائے نفس کر تاکہ تجسکو جاہ و وزخ میں گرا میں دور رہ دنیا سے کہنا میرا مان بیگان ہو وی کہنے کرنے میں شیر ہر کہنے سے دل ترا ہووے نفوذ تو نہ حیران ہو کہ ہے اس میں خطر تاکہ ہو وی تجھ میں اور حیوان میں فرق اسے شمع گور کی تدبیر کر نور نعمت سے نہو دل تیرا پر گر خبر رکھتا ہے خود ہشیار ہو دست دنیا سے اٹھانا ہے برا</p>	<p>عافیت چاہے اگر تو اسے غریب اسنے اور خاندانی نعمتیں جکو حاصل ہو جو نعمت اور امان جیکہ دل فارغ ہو اور تو تندرست منکر کر ہرگز نہ بہر کام نفس کر نہ دھیان اصلا ہو ای نفس پر نفس اور شیطان تجھے گمراہ بنائیں نفس کی سرکوبی کر اور خوار جان جو کہ رکھے اپنی نفس بد کو سیر ہر فرسے سے حلق تیرا ہو جو دور آب و نان سے حلق تک تو پڑ نہ کر گر نہو صائم نہو کھانے میں غرق خواب میں تو روز و شب ہی سرسبز مثل حیوان ہو جو محو خواب و خود مدتوں سوئے گا تو بیدار ہو بچ میں دنیا کے پڑنا ہے برا</p>
--	---



باتھ اٹھا دنیا و دین سے تو کہیں  
تن کی آسائش نہ کر تو ای فقیر  
محو حسن و صورت زیبائے  
بندہ حق ہو ہوا کو ترک کر  
خرقہ پشمینہ پور کھ دو شس پر  
جامہ پشمین پہنتا ہے جو تو  
جامہ ہاسے فاخرہ کو دور کر  
بے تکلف ہو کے آرایش نہ دھونڈ  
صاف کپڑا اگر نہیں ہے تیری پاں  
برمین کافی ہے لباس صوف ہو  
مرد رہ کو کلب جہان سے سو ہو  
مرد رہ کو ہو وے قالین بویا

جب ام آئین تجھے رہنا نہیں  
تا کہ ہو وے دل ترا بدرستہ  
حیرتی اطللس و دیبا  
ہین خرقہ زندگی چاہے اگر  
نامرادی کا تو شربت نوش کر  
پاک کر کینے سے تو سینے کو تو  
عاقبت میں تا کہ ہو وے ہرور  
ترک راحت کر کے آسائش نہ دھونڈ  
گر نہیں تن پر ترے اچھا لباس  
تا صفات حق سے تو موصوف ہو  
کلب اسے اندیشہ نابود ہو  
خشت کو اسکو ہی بالین سے

### بیان تواضع و محبت درویشان

تجھ میں گر ہو عقل دانش اور تیر  
بہرہ ور ہو صحبت درویش کے  
حب درویشان ہے حبت کی کلید  
جامہ درویش صوف و دلق ہے  
مرد جتک نفس کے تابع ہے  
مرد رہ کیا ہے صبر و باغ کو  
گھر بنائے تو جو مثل آسمان  
شکل رستم ہو جو تیرا زور و شور  
آخرت سے اسے سپر غافل نہو

چاہیے درویش ہو تو ای عزیز  
گر حذر تو غیبت درویش کے  
الغنی ہیں اُنکے دشمن اے سعید  
کلب راغبین فکر ہوا سے خلق ہے  
شیر ملکن ہے غذا اسکو ہے  
اُنکے دلمین جاسے درد و داغ ہو  
تو بھی تو زیر زمین ہو گا نہان  
حسرت بھرا م کھا یوگی گور  
دولت دنیا سے تو خوشدل نہو



تو بلیاتِ جہان میں صبر کر

شکر کر ہو نعمتیں حاصل اگر

## بیان دلائل سعادت

چار چیزیں یہ جو ہیں امیران  
جاہلی و کابلی اسے یار ہیں  
جو کہ ہے بندہ عبادت میں جم  
جسے تائید ہوا و عرص کی  
مست خوار و خوری جو یان ایسے  
دور کر دل سے مراد و آرزو  
کامرانی جو کرے ناکام ہے  
امر و نہی حق پر رکھ اپنی نظر  
کامرانی تو نے گریبان ترک کی  
امر و نہی حق کو سن دل سے ذرا

تو انھیں آثارِ بد بخت کے جان  
بیکسی و ناکسی یہ حصار ہیں  
ہے وہی اہل سعادت اللہ کلام  
نفس پر اسے نہ قادر ہو بھی  
حشر میں آتش میں اُسکا ہو گذر  
پھر کھرا ہو جا خدا کے روبرو  
مردہ کو نام سے کیا کام ہے  
پیروی نفس کا فر تو نہ کر  
عیش میں بے شک کٹیلکی زندگی  
جائے شادی کب ہے ہر بیوفا

## بیان ریاضت

چاہتا ہے گر کہ ہو دی سر ملند  
بند رکھے جو درِ راحت پر دم  
غیر حق ڈھونڈے جو کوئی ایسے  
لے برادر ترک عز و جاہ کر  
چشمہ فیض ہے چاہ پستی کی طرف  
خواہ ہو گا تو نہ ہرگز جاہ ڈھونڈے  
نفس ترک حوص میں ہوئی غریب  
یاد حق سے کب پرایمیں دل ترا  
جسکو یادِ حضرت صانع رہے

آپ پر کرے درِ راحت کو بند  
اسیہ کھلی سائیں درِ دارِ سلام  
اُس سے دنیا میں نہیں لکھ نہ  
آپ کو شائستہ درگاہ کر  
اور غرت تن پرستی کی طرف  
ایسر لازم ہو وہ درگاہ ڈھونڈے  
گو شمالِ نفس بد ہے یہ مجیب  
نفس امارہ سے ہے شریبا  
ایک ہی لقمے پہ قانع مسکے



روز کی روزی یہ کر تو کتنا  
گر نہو وے کر خدا سے التجا

### بیان مجاہد نفس

نفس کا فری ہین قاتل تین چیز  
خنجر خاموشی و شمشیر جوع  
جو کہ ان ہتھیاروں کا شیدا نہو  
وہ در دل سے تیرے جب اللہ ہو  
اہل دنیا کو ملے جب سیم وزر  
جو کوئی یاں محو سیم وزر رہے  
کار عقیقے جس نے دنیا میں کیا  
ہے یہ دنیا نا بکار و نکلے  
مے عدو پس تیرا سے پس  
جو گل دنیا میں آلودہ رہے  
یاد حق میں اسے پس مشغول رہے

میں بیان کرتا ہوں نفس ای عزیز  
نیزہ تنہائی و ترک مجموع  
نفس کج اسکا کبھی سیدھا نہو  
نفس شیطان لعین ہمراہ ہے  
کیون نہ کھائیں لقمہ شیرین و تر  
حشر میں وہ ششدر و مضطرب  
کرتا ہے لطف کرم اس پر خدا  
عاقبت پر ہنر کار و کجے لے  
خوش ہو وہ تو دوزخی ہو اگر  
عاقبت میں خاک حاصل ہو اسے  
خلق سے تو دور مثل غول رہے

### بیان فقر

فقر کو ظاہر نہ کر تو اسے پس  
کل وہی رازق کہ جان دگا تجھے  
مثل مور دانہ کش کہ تک رہے  
ہو تو کل پر جو فیروزی تجھے  
فقر حق لائے سب مرد فقیر  
ختم نہو تو پیش منعم مثل طاق  
مرد رہ شرم کیا ہو خلق سے  
رہتا ہے جسکو کوئی کا دھیان

واسطے اپنے ذخیر تو نہ کر  
غم نہ کھا کچھ آب و نان دگا تجھے  
مرد ہے تو فاقہ کرب تک رہے  
مثل مرغان دی خدا روزی تجھے  
اسکو لمحے لائے المرنان فطیر  
تا نہو وے شامل اہل نفاق  
کب ہو نفرت جاہک دلی سے  
عام ہے وہ خاص تو اسکو نہ جان



کر نہ اصلاح نہ کر تیزین ہوئے	لب خیال مرکب زین ہوئے
دور جب دے ہوئی حرص ہوا	جان لے حاصل ہوا وصل خدا

حقیقت نفس اتارہ کے دریافت کر نیکیے بیائیں

قطعہ

ہے شتر مرغ اسے پس یہ نفس شوم بار اٹھانے کلا سے یارا نہیں اسکو اڑنے کو اگر کہے شتاب بار اٹھانے کو اگر کہے اُسے اسکا ہے مثل گیاہ زہر رنگ طاعت اللہ میں وہ سست ہے نفس بد کو متبد کر زندان میں کر مراد نفس بد سے تو حذر تشنگی اور بھوک ہی اسکا علاج مثل شتر راہ پر آ اسے پس بار طاعت سی چورائے گر تو جان جو کرے گا سرکشی اس بار سے	لیک رکھتا ہی اتر مانند بوم طائر و نکی طرح اڑ سکتا نہیں وہ شتر ہے بس ہی لوی جواب یہ کہے طائر ہے کیونکر بوجھ اٹھے ذائقہ اور بوسے پر کرتا ہی تنگ معصیت میں دیکھو تو جیستے گر خلاف اُسکے جو پھونکی کان میں پرورش دشمن کی تو ہرگز نہ تاکہ اسکا آئے طاعت پر فراج بار طاعت کو اٹھالے لشت پر مثل سنگ تیری نکل آئے زبان ہو گا خم لعنت کے وہ انبار سے
---	--

قطعہ

بھاگے مانند شتر مرغ اچھوان کیا عجب اُسکا پر پرواز اگر باسے اُسکے نکل جو کرے جب کیا بار امانت کو قبول خود فضولی کی ازل میں بسبب	بار طاعت کو اٹھانے سی جوان ٹوٹے اور ہو وی وہ عاجز سرسبز زندگی میں وہ نکل سے رہے تو نہو اُسکے اٹھانے سے بول اور فضولی کی جھولی کے سبب
--	--







چار چیزیں ہیں نشان ابلے  
بد نہ سمجھے آپ میں اگر عیب ہو  
جو کہ کشت دل میں تخم بخل تو  
خلق جسکے خلق سے خوشنود ہو  
دہر میں بد خوئی سے رکھے جو کام  
خوبے بد تن کو بلائے جان ہوئی  
نخل ہے برگ و بر نخل مستر  
روئے جنت کو ندیکھے گا بخل  
دور رہ نخل بیلان سے بام

تجربہ بتلاتا ہوں ہر آسے  
دھونڈے خلق اللہ کو وہ عیب کو  
رکتا ہے جو دوسخا کی آرزو  
قدر منظور اسکی ہر عیب کو  
کام بد روئی سے ہو اسکو بام  
مردم بد خوئی سے ہے انسان کوئی  
ہر سب مسلخ بخل سے نہ ہر  
ہے وہ مثل پشہ زہر با سے پل  
تا کہیں ابلہ نہ سمجھ کو خا عش عام

### بیان عاقبت

تا کہ تجربہ ہو بلاؤں سے نجات  
نفس و دنیا سے ہذر کر تو بام  
ہو جو سرس و آرز کا تو مبتلا  
سیم و زر رکھتا نہیں جو بیکان  
نفس و دنیا ترک کر تو اسے سپر  
سیکڑوں انسان با سے نفس زار  
بہر نفس شوم و بد مرغ ہوا  
تا کہ ہو آرام تیری دل کو یان  
در عذاب حضرت قمار سے  
آفتوں میں یا و کر خالق کو پس

کر خذر و و چیز و شے ای نیکذات  
تا بلاؤں سے ہو و سے تجربہ کام  
ہر طرف سے کھیرے تجربہ کو بلا  
دو جہان میں اسکو حاصل ہو یان  
تا ہے تو ہر بلا سے بے خطر  
پھنسکے آفت میں ہو غم سے نزار  
دام میں صیاد کے آکر پھنسا  
جان بھیکان بود و نابود جہان  
ہاتھ اٹھا مومن کے تو آزار  
کون ہے حق کے سوا سزا دار

### قطعہ

اگر کسی کو تو نے پہنچا یا ہو رنج  
ور نہ جب دن حشر کا آجا بیگا

عذر کرتا غنوکا حاصل ہو گنج  
عرصہ کہ میں ہو گا وہ دشمن ترا



بجھکو استغنا کی گر خواہش ہے | اگر قناعت تاکہ حاصل ہو سکے

## بیان عقل و عاقلان

جو کہ ہو وے صاحب عقل و شعور  
نا سزا و نسی نہ کام اپنا رکھے  
عقل ہو تو میل بدکاری نہ کر  
تعلب جسکا علم سے روشن رہے  
تاکہ حاصل ہو جان میں آبرو  
تاکہ تو عالم میں ہو وے داد گر  
پندر اپنے جو ہو وے کار بند  
اپنی گفتار و نسی جو خود ہو ملول  
ہوں شریعت میں جو باتیں ناپسند  
کاتیرا ہو درست اسے نیک نام

چار چیز و نسی رکھے اپنے کو دور  
اور نہ ساتھ انکے کبھی نیچی کرے  
جب یہ حاصل ہو سبکساری نہ کر  
تندرستی تن کی حاصل ہو لے  
ہاتھ اٹھا ہرگز سخاوت سے نہ تو  
زیر دستوں کو تو خوش رکھ لیسپر  
نستے ہیں سب کوشش و لیسر اسکی بند  
کب کرے کوئی اسکی بات کو قبول  
دور ہو اُسے اگر ہے ہمت نہ  
رکھ نہ تو خود مطلبی سے اپنی کام

## بیان رستگاری

رستگاری کی ہیں باعث تین چیز  
ایک تو دل کو خوف خدا و بجلال  
چلنا راہ راست پر مردانہ وار  
گر تو اضع تو کرے گا بیکان  
سر نہ دنیا دار کے آگے جھکا  
حرص سے کوئی جو دنیا دار ہو  
وصف دنیا دار کھسب زرنکر  
مرد سے ہیں یہ اغنیاء و روزگار  
مال و زر کر ہاتھ میں آیا تو کب

یاد رکھ اسکو تو اسے طفل عزیز  
ایک فکر و خواہش قوت حلال  
جستین یہ فضلت ہیں وہ رستگار  
دوست جانیگی تجھے خلق جہان  
ہاتھ سے جاتا رہی گا دین ترا  
بیگمان اس سے خدا بزار ہو  
مرد کب مردار پر ڈالے منظر  
مردوں سے صحبت نہ کرے امی ہوشیار  
آخرش تو گور ہوگی تیری جا



## بیان فضیلت ذکر

روز و شب کر لینے دل سے یاد حق  
 زندہ رکھ ذکر و نسیں صبح و شام کو  
 یاد خالق کی تہا سے روح ہو  
 یاد حق مونس اگر ہو جان کی  
 جسکھڑی غافل تو رحمان سے کج  
 ہو نہ غافل ذکر حق سے گاہ تو  
 ذکر کر اخلاص سے تو ہو کر حیثیت  
 تین صورت ذکر کی ہیں بظراف  
 ہے فقط ذکر زبانی ذکر عام  
 ذکر شکر ذکر خاص الخاص کا  
 ذکر بے تعظیم بدعت ہے مدام  
 ذکر ہر ہر عضو کا ہو و سے جدا  
 ذکر آنکھوں کا ہے ای فرخندہ شوق  
 و بھنا صنعت کا خالق کی مدام  
 ذکر یداری سے عاجز ہو سدا  
 استماع قول حق ہے ذکر گوش  
 ذکر دل ہی خوف رب پاکذرات  
 جمل سے کرتا ہو جو ہر دم گناہ  
 پر صنا ہے قرآن کا ذکر زبان  
 شکر نعمت می حق کر صبح و شام  
 حمد خالق کو تو کر و در زبان  
 غیر ذکر حق نہ لب اپنے ہلا

ہے اگر معلوم عدل و داد حق  
 کر نہ غفلت میں بسر ایام کو  
 اور دوائے سینہ محسوس ہو  
 آرزو و تحسین نہ ہو ایوان کی  
 کام بیشک تجکو شیطان سے ہے  
 دو زبان میں تا ہو تیری آبرو  
 ذکر بے اخلاص کب ہو و درشت  
 تو بخان اس بات کو لاف کزاف  
 ذکر خاصان و سے ہو بیشک مدام  
 ہے وہ خاص جو نہیں ذکر صلا  
 کیونکہ اس میں شہر حرمت ہی مدام  
 سات اعضا ذکر کرتے ہیں سدا  
 ہونا کر بیان خوف حق سے بیشتر  
 غرق رہنا اس میں ہر دم صبح و شام  
 ہے زیارات اقامت ذکر یا  
 ذکر کر رکھتا ہے گر تو عقل ہوش  
 حمد کرتا تجکو غافل ہو یہ بات  
 کیا مزہ دیوے سے ذکر الہ  
 یہ نہیں جہنم ہے مفلوک زمان  
 تاکہ پائے نعمتیں حق کی تمام  
 تا ہو بر باد و غم سر جا و دوان  
 کام کیا پاکون کو ہے اس کے سوا



## بیان عمل چار چتر

خوب ہر سب کے لئے یہ چار چتر	یا دور کھاسکو تو اسے طفل عزیز
ایک تو یہ ہے کہ ہووے فادگر	اور اپنی عقل سے ہو باخبر
اور شکیبائی سے ہر دم رکھنا کام	حرمیت انسان بحال لانا مدام

## بیان خصلت دہمہ

چار چترین اور یہ ہیں اسے پس	بد جو سارے خلق سے ہیں سرسبز
ایک انہیں سے حسد ہے جان	ہے تکبر دوسرے تو مان لے
تیسرے خشم و غضب ہر اسے پس	ہر تجلی چوتھے اس پر کھ نظر
اسے پس ان خصلتوں سے کہ حذر	کیونکہ یہ سب خصلتیں ہیں بہت تر
غل غش سے صوت زریا پاک ہو	گورین جانے کے آگے خاک ہو
حرمیں کو چھوڑ اور قناعت پیشہ کر	کچھ تو اپنی موت سے اندیشہ کر
رہ ہمیشہ دوستوں میں صبح و شام	رو کے دشمن کو نہ بچھ اسے لیکنام

## بیان سعادت و نصیحت

چار چترین ہیں سعادت کی دلیل	شرح انکی سن تو اسے مرد عقل
جس میں کچھ ہو وی سعادت کا نشان	بے گمان وہ لے صلاح دوستان
جسکی ہوتی ہے سعادت رہنما	صبر کر لے گر کرے کوئی جفا
ہوتے ہیں نجات و سعادت جسکے یا	ہوتا ہے دشمن سے اپنے سازگار
کچھ سے گر گشتہ ہوا نفس پلید	اسے براور جان اپنے کو سعید
گر صلاح دوست سے تدبیر ہو	پار تیری دولت شگبیر ہو
خود سری سے جو کوئی کرتا ہو کام	نجات و دولت اس سے بھر جائیں نام
چیر دشمن کا نہ سر لیکر تیر	قتل کر سکتا ہو دیکر کر شر
ہر گھڑی ایذا سے نا اہلان اٹھا	عیش خوش سے گر ہو نجات کو مدعا



جب موافق ہو تیرے کوئی مقام ایسے شخصوں کو نصیحت تو نہ کر تو سے بد خو نیک ہو شکل ہے یہ گر نہو راضی کوئی بندہ تو کیا جنگ گر کوئی کرے سلطان کی یا غی سلطان جو ہو وہ ہو تباہ	والن سے تو ہرگز نہ جاسن یہ کلام ہند تیری جن پہ ہو ویرے اثر جد کیا کرتا ہے لا حاصل ہے یہ کوئی ممکن ہے کہ پھر جائے قضا خاناں کو اپنی وہ ویران کرے روز اسکا مثل شب ہو ویراں
--	---

### بیان علامت مدبری

چار چیزیں ہیں شان مدبری مشورت ابلہ سے کرنا ایسپر دوستوں کی ہند سے جو ہو طول جسکو دنیا سے نہو عبرت بیان مشورت ابلہ سے جو کوئی کرے جاہلون کو جو کہ دیوے سم ویر ہو اگر جاہل جان میں سرکف دوستوں کی ہند کب مدبر بنے حال دنیا سے جو ہو عبرت تجھے عقل سے جس شخص کو ہو آگہی	یاور کہ چاہے اگر تو بہتری اور دینا جاہلون کو سیم ویر اسکو مدبر کہتے ہیں اور بولفضل نفرت اس مدبر سے کرتا ہے جان دیو ملعون کرتا ہے گمراہ اسے مقبولون میں کب ہو داخل ایسپر صرف بیایے کرے زر کو تلف ترک کر دے دوستی کو جہل سے کون مدبر حلق میں تجکو کہے وہ نہیں لیتا ہے راہ گمراہی
---	---

### چار چیز کو حقیر نہ سمجھنے کا بیان

چار چیزیں ہیں بزرگ و معتبر ایک دشمن ایک آتش ایسپر ایک دانش ہر مری باتو نکوان جسکی آنکھوں میں کہ ہو دشمن حقیر	گو لطا ہر خسرو آتی ہیں نظر ایک مرض جس سے کہ ہو جان کا ضرر خردان چیزوں کو ہرگز تو بخان ایک دن دام بلا میں ہو اسیر
---	---



ذره آتش کبھی جو سر اٹھائے  
علم کم کو بھی سمجھ ہرگز نہ خوار  
ریخ اندک کی بھی توتہ بیر کر  
سیجے جلدی علاج در و سر  
بات سے دشمن کی تورہ پر حذر  
تھوڑی آتش کو بجھا سکتا ہو آب

کیا عجب گرا ایک عالم کو جلائے  
کس سے قدر علم کا ہو ویر شمار  
ور نہ بھٹائے گا آخر اسے سپر  
کیونکہ فتنوں آئین ہونیکا ہر دور  
تانا آفت آئے تیری جان پر  
لیک کیا چارہ ہے وقت التاب

### بیان مذمت خشم و غضب

چار چیزیں ہوں جہاں ایمہر بان  
مرد رسوا ہو لجاجت کے سبب  
کبر سے ہوتی ہے پیدا دشمنی  
کام جب انسان لجاجت کرے  
جو کوئی غصے سے کام اپنا رکھے  
کبر سے سر کو اٹھائے کوئی جب  
کاہلی ہو جسکے جسم و روح کو  
اپنے غصے کو نہ کھائے جو مدام  
جو کہ تن پرور ہے اور سنی کا گھر

چار چیزیں اور ہوں موجودون  
ہو پشیمان خشمکین انسان ہو جب  
باعث خواری ہی بس کاہل تنی  
آپ کو وہ خوار اور رسوا کرے  
خبر نشیانی نہ حاصل ہو اُسے  
اُسکے ہو جاتی ہیں دشمن دوست  
تشیہ خواری سے وہ مجروح ہو  
اُسکو پڑ جائے پشیمانی سی کام  
لب وہ ہر انسان ہے وہ گاؤخر

### چار چیزوں کی بے ثباتی اور اسے پرہیز کرنے کا بیان

چار چیزوں میں نہیں اصلا بقا  
بے بقا ہو جو کہ سلطان زمان  
تیسرے ہے لے پسر ہر زمان  
جب رعیت پر کرے سلطان ستم

اُسکو گوشہ دل سے سنای خوش بقا  
بعد اسکے ہے عتاب دوستان  
صحبت ناخوش جو تھی ہی عیان  
ملک میں وہ کم بقا ہو یک قلم



دوستوں کا تحبہ کر ہو و سے عتاب  
 اگرچہ عورت عاشق و شیدا ہے  
 اگرچہ ناجنسوں میں بیٹھے آدمی  
 داغ فارغ چونکہ ہو تو دل سے  
 محبت ناجنس پس جانکا ہے  
 سامنے آئے کوئی ناجنس اگر

کم بقا ہے وہ شکل نقشب آب  
 آبرو سے تنگی اگر شکوہ کرے  
 خاک ہو و سے آئے اسکی ہمدی  
 اسکو نفرت محبت بلبیل سے  
 ہر کوئی اس حال سے آگاہ ہے  
 بحال مثل باد اسکو چھوڑ کر

اس امر کا بیان کہ چار چیزوں سے چار چیزوں کا کمال ہوتا ہے

چارے کو چاہئے سی ہو کمال  
 ہو خرد سے تیری دانش کو کمال  
 دین ترا پیر ہیرے کا ہے  
 عقل سے دانش کا ہو کمال  
 شکر سے نعمت کو ہوتا ہی کمال  
 ناسپاسی میں ہو نعمت کا زوال  
 علم سے بے عقل کو حاصل نہیں  
 بے خرد و دانش ہی بیکار ای پیر  
 جو کہ عالم ہو کے ہو و ی بے عمل

یاد رکھو کہ اگر ہو و ی خیال  
 دین کو حاصل عمل سے ہو کمال  
 ہو و ی نعمت شکر سے حاصل ہے  
 بے عمل دین دار ہو سکتا نہیں  
 غافلوں کے واسطے ہی گوشمال  
 بہرہ شا کر ہے نعمت کا کمال  
 کر خذر اس سے کہ جو عاقل نہیں  
 علم ہے مرغ اور خرد ہی بال پر  
 بے گمان ہی عقل میں اسکی فصل

ان امور کا بیان جن کا پھرنا محال ہے

چار چیزیں ہیں کہ وہ جسد میں  
 اک سخن وہ جو زبان پر آلیا  
 بات جو کہدی نہیں پھرئی بھی  
 تیر جو پھینکا نہ آئے وہ بھی

پھر جو لائے کوئی ممکن نہیں  
 اور ناول جو کمال سے ہو جدا  
 رد بھی کر سکتا قضا کو ہے کوئی  
 ویسے ہی یہ عمر جو صنائع ہوئی



جو تامل بات میں کرتا نہیں | پھر ہر دست سے اسے چارائیں

قطع

جو سخن لب پر ترے آیا نہیں | اسکو کہہ سکتا ہے تو پرواہ نہیں  
لیک منہ سے بات جو نکلی کہیں | غیر ممکن ہے وہ پھر سگھتی نہیں

عمر کو غنیمت جاننے کا بیان

عمر کو اپنی غنیمت جان تو | جائے پھر آلہ میں زبان تو  
رد نہیں کر سکتا ہے کوئی قضا | راضی ہی ہوتا قضا سے بجا  
عمر کو اپنی نگہ رکھ اسے پھر | جائیگی تو پھر نہ آئیگی نظر  
ہو وے دنیا میں جس فکر امان | بند رکھے وہ سدا اپنی زبان

بیان خموشی و سخاوت

چار چیزوں سے ہو حاصل چار چیز | خاشی جس شخص کا یاں پیشہ ہو  
خاشی سے ایمنی کج کوئی | ہو سخی کو سروری اسے نیکنام  
جو کہ یاں رکھتا ہی خاموشی کا یاں | مانگتا ہے گرامان اسے نیکنام  
جسکو ہو وے عادت جو دو کرم | ایک یا بد جو کوئی کرتا ہی کام  
اے برادر بندہ معبود ہو | کر سدا بخل بخیلان سے حذر

یاد رکھ ان باتوں کو تو ای غریزہ | ہو وہ ایمن کب اسے اندیشہ ہو  
جو کہ ہو خاموش ہو ایمن رہے | شکر نعمت کو بڑھاتا ہو مدام  
ایمنی کا پہن لیتا ہے لباس | کر تو خلق اللہ سے سبکی مدام  
اسکو خلق اللہ جانے محترم | واسطے اسکے سمجھ لے نیکنام  
صاحب لطف و سخا و جود ہو | تا جہنم میں نہ ہو شیرا گذر

جو چیزیں خرابی کی باعث ہیں انکا بیان



چار چیزوں سے ہو حاصل چار چیز چار باتیں یہ ہوں حسین آشکار خوار ہو جاتا ہے سائل جو کہ ہو جو نہیں رکھتا خبر اخبار سے احتیاط کار کا ہو جسکو دھیان رکھتا ہے بد خوئی سے جو شخص کا	بچے گا اس نکتہ کو اہل کسب اُسکے لائق ہوئی ہیں باتیں یہ چار رہتا ہے تنہا وہ مستخف ہو جو ہو پیشان آخر اپنے کام سے خوش رہے دنیا میں وہ ایمر بان دوست کرتے ہیں گریز اس سے تمام
--	---

### چار چیزیں جو آدمی کو توڑ ڈالتی ہیں انکے بیان

چار شے سے آئے انسان بگشت دشمن لیسار دست رض بشیا ہو وے گر مسکین کوئی غرق نام جسکے دشمن ہوں بہت وہ ہوتا لڑکے باسے جسکے ہو دین بشمار	اپنے گوش دل میں امر حق پرست جرم نچر اور اقارب کی قتل غصہ اسکا خون پی جاسے تمام دونوں چشم صاف ہوں اسکی سیما نالہ و زاری سے ہو وے دیر بالا
---	--

### مذمت زنان و صبیان

چار چیزیں ہیں بُری اسے نیچو عورتوں سے رکھنا امید وفا اور طلب ابلہ سے کرنا ایمنی مکر دشمن سے ہے جو تھی ایمنی	یاد رکھ انکو اگر عاقل ہو تو یاد رکھ اسکو کہ ہے از بس بُرا صحبت طفلان ہی اس سے بھی بُری کام کیا دشمن کو غیب از دشمنی
--	--

### بیان عطا ہائے حق

چار چیزیں ہیں عطائے ذوالمنن فرع خالق کو بجالا اسے پسر	گوش جان و دل سے سن میری سخن بعد از ان مان باپ کو راضی تو کر
--	--



کر ہمیشہ ساتھ شیطان کے جساد اور کرنا سب حسیل نامراد

## بیان سبب یاد دہانی حیات

یہ نصیحت یاد رکھ ای نیک ذات اور جہاں ماہر و کا دیکھنا جس سے ہوتی ہے ترقی عمر کی عمر میں ہوا سکی ہوا فرونی ملام	یہ رہتی ہے ان چار چیزوں سے حیات سننا آواز خوش و مرغوب کا تیسرے پر مال و جانگی امانی جسکی حاصل ہو مراد دل تمام
---	--

## حیات کے گھٹ جانے کا بیان

یاد رکھ یہ بات ای طفل عزیز اور غریب اور رنج ای خوش حال عمر گھٹ جائیگی اُسکی بشت عمر کو ان باتوں سے پہونچے زیا اک طرح رہتا نہیں ہر اُسکا کام تار ہے دشمن سے بخوف و خطر	عمر کو کہ دیتی ہے کم پانچ چیز خوابش دنیا کا پیرمین خیال مردے پر ڈالے گا جو اپنی نظر پانچویں ہے خوف و ترس و شمنان و شمول کا خوف ہو جسکو ملام در خدا سے اور نہ تو دشمن سے در
--	---

## بیان باعث زوال سلطنت

یاد رکھ اُسکو جو رکھتا ہے تیسر کام سے اپنے جو غافل ہو وزیر ہے برا زور و نہ کر آئین اسیر بادشہ کو ہو وی شیک رنج و غم بادشہ کا ملک ہو زیر و زبر کیا عجب ہو رنج قلب شاہ کو	بادشاہوں کو بُری ہے چار چیز مملکت میں ہو اگر جو را میر رنج ہو شہ کو جو خائن ہو دیر ملک پر گر ہو اسپرین کا ستم جب کہ خافل ہو وزیر بے خبر کاتب دیوان اگر بد رات ہو
--	---



زور حاصل ہو اسیر و ن کو اگر  
ہو صدا حیت جو حاصل شاہ کو  
اگر نہو و سے عاقل و دانا وزیر  
اگر نہ رکھے شہ سیاست پر نظر

ملک میں ہوں فتنہ برپا سر  
ہاتھ امیر و نکا دہان کوتاہ ہو  
بادشہ کو اس کے ہو رنج کثیر  
ملک سارا ہو وی ویران مہر

### آبرو نہ مٹنے کا بیان

خصالتیں ہیں پانچ آنسے کر حذر  
کہ نہ تو ہرگز سختمائے دروغ  
اسے پس سر دار سے تو کر جناب  
جو نہیں کرتا ہو مردم سوادب  
موسکسار و نہیں بھی داخل نہ تو  
تو بھی سر دار و دشمن کا نہو  
ہوا اگر چھب بھی خیال آبرو  
جو کہ آہنگ سبکساری کری  
جھوٹی باتیں خلق سے ہرگز نہ کر  
رہ خیانت سے ہمیشہ آپ دو  
تجوگر ہو شوق نام نیک کا  
تانا ہو و سے دہرین اندوگین

آبرو پر اپنی کر رکھے نظر  
جھوٹ سے حال نہو و گافروغ  
آبرو جائیگی اور ہو و گاتنگ  
آبرو کھو و سے اگر وہ کیا عجب  
کیونکہ مٹ جاتی ہے آئین آبرو  
آبرو اپنی طاقت سے نہ کھو  
چاہئے حاصل کرے خلق نیکو  
خلق میں کیا آبرو اسکی سے  
ہو و سے فخر آبرو تنجو اگر  
تا کہ حاصل ہو تری چہری کو نور  
تو کسی کو تو نہ کہہ ہرگز بیا  
خلق سے تجکو حسد اچھا نہیں

### آبرو بڑھنے کا بیان

پانچ چیزوں سے ہو زائد آبرو  
اہل زر ہو کر سخاوت گر کیے  
بر دباری اور وفاداری تو کر  
کام جو رکھے سخا و جو د سے  
کام میں اپنے جو ہو مشغول تو

اپنے گوش دل سے سن کہہ تجکو تو  
آبرو تیری زمانے میں بڑھے  
آبرو بڑھتی ہے اس سے بیشتر  
دن بہ دن بس آبرو اسکی بڑھے  
کیا عجب بڑھ جائے تیری آبرو



آبرو تیری سخاوت سے بڑھے  
 خالق دنیا پر جو کرتا ہے کرم  
 ہو ہمیشہ بردبار با وقت  
 دشمنوں سے راز تیرا ہو نہان  
 شرمساری سے اگر ہو تجھ کو ڈر  
 دوسروں کے عیب کو غلط نہ کہہ  
 رکھ ہوا سے دل تو ہرگز نہ کاہر  
 تاکہ تو عالم میں ہو ویسے فرار  
 قدر کر انسان کی ایسی شناس  
 جو کہ ہے بوقدر و بوعزت یہاں  
 ہو قناعت کی نہ جسکے دلمین جا  
 ہو جو حاصل تجھ کو دشمن پر ظفر  
 و رخصت سے تو سدا اسے با وقار  
 ہو جہان میں با تواضع با ادب  
 خلق کے آزار سے تو دور ہو  
 زہر حرص و بغض و کینہ ہر دم  
 صورت تریاق ہے دانا و دہر  
 زہر سے تریاق دینا ہی نجات  
 ہر عمل سے نان کا دنیا ہی خوب  
 نوا اگر دانا ہے اور اہل ہنر

بے خرد ملعون ہو وی بخل سے  
 آبرو بڑھتی ہے اسکی دبدب  
 تاکہ رُخ کو تیری حاصل ہو  
 دوستوں پر بھی ہو وی گر عیان  
 صرف تو مال امانت کو نہ کر  
 تا نہان عیب تیرا سر بسر  
 تا نہو تجھ کو پشیمانی مدام  
 ہاتھ اپنے کرنے ہر جانب دراز  
 تا ہو تیری قدر کا اور ونگو پاس  
 اسکو تو مردہ سمجھنے بیگمان  
 کیا تو نگریم و زر سے ہو بھلا  
 رحم کر اور حیرم اسکے عفو کر  
 اسکی رحمت سے تو رہ امیدوار  
 صحبت پر مہنگا ران کر طلب  
 تا ہنرمند و نین تو مشہور ہو  
 صبر و علم و سلیم کا تریاق نام  
 اور ہے نادان قاتل مثل نیچ  
 زہر سے حاصل نہیں ہوتی حیا  
 دوستوں پر کھولنا در کا ہی خوب  
 جان نادان آپ تو تو ای پھر

### بیان علامت نادان

مرد نادان میں ہوں ظاہر و نشان	صحبت طفلان اک اور میل زنان
-------------------------------	----------------------------



## بیان صفت زندگانی

زندگی میں ناخوشی اور دل جو ہو  
 اور پسر بد کار جو ہو یا یقین  
 عیب تیرا جو کوئی تجھے کہے  
 جو کہ ہو دنیا میں تیرا رہنما  
 ہیں وہی اہل خرد اور حق شناس  
 ہے یہ لازم رازِ دل ظاہر سے  
 کام تیرا ہو درست اسے ٹیکنا  
 زن سے تو صحبت نہ رکھا کر دام  
 شرع میں جو بات ہو دینا پسند  
 حکم حق سے ہے جو کچھ تجھ حرام  
 جب کہ دے اللہ تجھ کو شیم و ناز  
 تازہ رو و خوش گلابی سے دام  
 موت کا تو غم نہ کر اور بوالہوس  
 غل و غش سے دل ہمیشہ پاک رکھ  
 کہ نہ تکیہ اپنے تو کر دار پر  
 نیک خلقی ہے نہایت عیب خیز  
 اپنے کو کم جان سب سے اور خفت  
 قید شہوت میں جو کوئی شاد و ہر  
 گر چہ حاصل ہو کسی ناکس کو مال  
 در پہ ناکس کے کچا تو اسے پسیر  
 کار سازی ایلہوں کی تو نہ کر

خوشے بد سے ہو و مر حال مرد کو  
 اسکو مردہ جان وہ زندہ نہیں  
 وہ صنلا لت سے تجھے باہر کری  
 اسکا احسان نہ ہوتا ہی عجب  
 ہوتا ہے خلق و حیا کا جنکو اس  
 اک حکیم کامل اور اک پادشہ  
 رکھ نہ تو خود مطلق سی اپنا کام  
 رازِ دل اس سے چھپا یا کر دام  
 اس سے تو پرہیز کر اور ہوشمند  
 دور رہ اس سے کہ ہو دینا نام  
 کہ سخاوت اور خبیلی تو نہ کر  
 ہو سخی مشہور تو نذر و عوام  
 وقت پر کیا کام آئے پیش میں  
 کینہ سے ہر وقت سینہ پاک رکھ  
 رکھ نظر تو رحمت غفار پر  
 خلق خلق نیک کو رکھ عزیز  
 بھی یہی آرایش اہل سلف  
 بندہ جان اسکو اگر آزاد ہے  
 یاد رکھ اس سے نہ کر ہرگز سول  
 دیکھ کر بھی تو نہ پوچھ اس کی خبر  
 کام لے اُسے ولیکن اُسے دُر

اور ممنون سے احتراز کرنے کا بیان



<p>ما نہ ہو چکے تھک جو دنیا میں ضرر یار نادان سے بھی تو پر ہنر کر یار نادان سے سدا مجبور رہ ما نہ پھر جائیں وہ تجھے بسبر جو کرین انصاف اور مانگین داد اس سے بہتر ہے کہ ہنمائیں قبا تلخ ہے لیکن ہے شیریں مردام تلخ اسکی زندگی ہے بھگان کیا تعجب ہے کہ وہ ہو بدگھر تو ہو ہر دم نمیشین زیر طمان</p>	<p>اے پسر و شخصون سے پر ہنر کر جنگجو دشمن سے کر پہلے حذر اپنے دشمن سے ہمیشہ دور رہ بات انسان کو نہ کہ سخت ای پسر ہیں وہی خوشخو وہی ہن اہل داد بات اچھی ہو تو ہمسر اہل نوا غصہ کا لکھا نا ہے سردار و نکاحام ہو نہ مردم سے موافق جو بیان بے حیا اور شوخ جو ہو وی پسر انگتا ہے گر ملا رت سے امان</p>
--	---

### جن چیزوں سے خرابی آئے انکا بیان

<p>یاد رکھ انکو بیان کرتا ہوں اب بے سبب ہونا کسیکا یہمان تو نہ اُسکو و حیان میں لازم کوئی بے سبب ہو جو سردار کیلئے جو ہمیشہ جنگ میں ہوں جس کیا عجب ذلت اگر ہو وی اسے سوز بائیں بھی ہوں تو خاموش رہ اس کی خواری بھی ہو دنیا میں کوئی تا کہ خواری سے نہ توجہ کو لال تا ہو وی خواری و زار و مستلا</p>	<p>خصلتیں ہیں آٹھ خواری کی سبب اک تو مثل مگس اے مہربان تے طلب دعوت میں گر جائی کوئی اور وہ جو جا کے گھر میں غیر کے کلام کرنا قول پر و شخص کے جو کہ بالا دست بیٹھے صدر کے جو نہیں سنتا ہو تیر ہی بات کو اپنی حاجت کہ نہ دشمن سے بھی کر خچنیوں سے نہ تو ہرگز سوال کو دک وزن سے نہ کھلا کر سدا</p>
--	---

### بیان باعث زندگانی خوش



<p>چیز وہ جو دہر میں مرغوب ہو خوب ہے یا موافق اور جوان بات جو تو راست کہتا ہے کہیں جسکی قیمت ہو دے عالم سے سوا دشمن حق کو عدو جان اور خلف عجب کے اظہار میں کیا تجھ کو سود نام طلب اپنی حق سے لے پس کس سے بندے کی درد ہو غریب خوف خالق جسکے ولین ٹھہر کرے کر بری باتوں سے بند اپنی زبان</p>	<p>ایک نو بار اور طعام خوب ہو اور وہ مخدوم جو ہے مہربان خوب تر عالم سے ہر کچھ شک نہیں عقل کامل نام ہے اس چیز کا لیونکہ ہے سب کی رجوع اسکی طرف کب نظر آ پائے ہم بے غرور ہاتھ میں کب غیر کے ہے خیر و شر غیر حق سے تو نہ کر پاری طلب بیگان خلق جہان اس سے ڈرے تاکہ نوا بلیس سے پائے امان</p>
--	---

### جن چیزوں پر اعتماد نہیں لکایا

<p>پانچ شخصوں میں نہیں پانچ چیز مستند ہوتا نہیں ہے جب نوک بامروت سفد کب ہو دے کوئی جسکے سینہ میں حسد ہو اے پس جو کہ ہو کذاب اور بولے دروغ</p>	<p>یا در کہ اسکو جو رکھتا ہے تیسرا سمجھیں گے اس بات کو اہل سلوک ہو دے بد خو کو نہ سرگز سروری رحمت حق کب ہو اسکی جان پر کب وفادار میں ہو اسکو فروغ</p>
---	---

### بیان نصیحت و خیر اندیشی

<p>عادت ان باتوں سے جو رکھے کوئی عیب انسان کا اگر ہو وی عیان زیر پا جسکے ہو راہ ناصواب دور رکھ رحمت کو اپنی خلق سے</p>	<p>صاحب بخت و سعادت ہو وہی بند کر لیوے طاقت سے زبان راہ پر لا اسکو تا پائے ثواب بوجہ اپنا رکھ نہ سر پر غیر کے</p>
--	---



## بیان تسلیم

سترکاری کا جو تحب کو شوق ہو  
دیکھنا جس کو قضا کو چاہیے  
اور نہ کرنا غلبہ پر جور و جفا  
جس کو ہو دے دانش و عقل و تیر  
وہی اس قدر ساتھ ہو جس کے ریا  
گر عمل خالص ہو دے مثل نذر  
تا کہ تو دنیا میں دو لہنت ہو

منہ نہ ان باتوں سے پھیرا نہ بکھو  
دھونڈنا دے رضا کو چاہیے  
ہیں یہ باتیں جہین ہر اہل صفا  
غیر راہ حق پہ کب وہ کوئی چیز  
ہو نہیں سکتا ہے مقبول خدا  
کھوے پر صراف کی کیا ہو نظر  
اور رکھ کر جس سے ہوا سے نفس کو

## بیان کرامت حق

ہے کرامت ہا سے حق یہ چار چیز  
ایک تو صدق زبان وقت کلام  
پھر سخاوت کو سمجھ فضل الہ  
تو نہ ہرگز محب سو و خوار  
جس کو وین اللہ نے چہرین یہ چار  
جس نے ظاہر راز کو تیرے کیا  
جو کہ ہو دے مانع عشر و ذکات  
ایسے شخصوں سے مناسب ہے خد

یاد رکھ یہ بات اسے اہل تیر  
دوسرے حفظ امانت ہی مدام  
غور کر اس میں جو رکھتا ہے نگاہ  
کیونکہ ہے وہ دشمن پروردگار  
ہے وہ بے شک مومن پر ہر گز  
پر حذر رہنا، جس اس سے بجا  
یا ادا غفلت سے کرتا ہو صلوات  
تانا ہو بچے نار و نر سے ضرر

## غصہ کھانیکا بیان

عمر کی لذت کی گم خواہش رہے  
حسرت کی خونامو افق ہو اگر  
تکیہ دولت پر مگر ای نیکذات  
جب نہیں ممکن قضا سے بھاگنا  
اگر ہوئی حاصل نہ بجا کوئی چیز

اگر حذر ہر وقت خشم و تہر سے  
اپنی خو کو کو موافق اسے کر  
یاد رکھ یہ ناصح شفیق کی بات  
راضی ہی ہونا قضا سے ہی بجا  
اس میں بھی خرمند ہو تو ای غریز



ہو موافق دوستوں سے تو بدم	اتا کہ حاصل ہوں تری مطلب تمام
---------------------------	-------------------------------

### ایمان جہان فانی

ویر فانی میں وہی ہے مستبر بیونما ہے یہ جہان اسے نیکنام جس نے غم میں کی ہے غمخواری تری روز محنت میں ہو تو جبکا شریک جب عطا دولت کرے تبکہ خدا جو کہ غم میں تیرے یار غم نام	ہو نہ جسکے دل کو کچھ خوف و خطر جو رستے ہے ہر سے کیا اسکو کام کہ شریک اپنا اسی شادی میں بھی روز محنت میں ہو وہ تیرا شریک دوستوں سے بھی مدارا ہو بجا ہو وی شادی میں بھی وہ ہدم ترا
---	---

### ایمان معرفت اللہ

کہ تو حاصل معرفت کو اتے پسر جو کہ خالق کا ہو عارف یا صفا جو نہیں عارف نہیں زندہ بھی معرفت جس شخص کو حاصل نہو نفس کو اپنے جو پہچانے والا مے وہی عارف جو ہو وی حق شناس شے میں عارف کے مہر و وفا معرفت جس شخص کو بخشے خدا ہو و سے کیا عارف کو دنیا کا خیا ذات حق میں ہوتا ہی عارف فنا رکھتا ہے عارف سدا مولیٰ کا کام ہمت عارف بقا باللہ ہے	تا کہ پاسے اپنے خالق کی خبر وہ فنا میں دیکھ لے اپنی لعبت قربت حق اسکو حاصل کب ہوئی کس طرح حاصل کرے مقصود کو حق تو لائے کو تو جانے با عطا جو ہو عارف وہ ہو وی ناسپاس کام عارف کے ہوں ساری یا صفا غیر حق کے ہو نہ اسکے ولیم جا اسکو اپنا بھی نہیں ہوتا خیال کہ ہو فانی تو عارف کب ہو اسکو کیا دنیا سے کیا عقبیٰ کا کام کیونکہ عارف خود فنا فی اللہ ہی
--	--

### ایمان مذمت دنیا

دیکھے دنیا کی اب کس سے مثال	ہے یہ دنیا صورت خواب خیال
-----------------------------	---------------------------



جس لٹری بیدار ہو تو خواب سے ویسے ہی وہ شخص جو نہ کہ سوا خواب و زلزلے جہان بے وفا مرد کو آغوش میں دیتی ہے جا خواب میں شوہر کو وہ پاتی ہے جب چاہیے تخت کو عزیز پر ہنر	چیز کوئی بھی نہ حاصل ہوئے نچو نہ ساتھ اپنے جہان کی لگیا اپنے شوہر کو لہجاتی مے سما سکرے لیکن ہر دل اسکا بھرا کام کرتی ہے تمام اسکا وہ تب ایسی سکارہ سے رہنا پر سندر
--	--

### بیان ورع

عمر کر پرہیز گاری میں بسر شہر دین آباد کرتا ہے ورع جسکو ہو پرہیز گاری کا خیال ہو ورع سے اہل عالم رستگار ہو ورع سے گر کوئی آراستا جسکو حق کی دوستی کی ہو طمع	چاہتا ہے گر کہ ہو دے مست لیک کرتی ہے مسی و بران طمع اسکو ہو غیر خدا کا کیا خیال ہو وے رسوا گر ہین پرہیز گار کرتا ہے ہر کام وہ بہر خدا شبہ کیا کاذب ہر گر ہو بے ورع
--	---

### بیان تقوی

جانتا ہے دہرین تقویٰ ہر کس جو کہ زائد ہوا گر ہو و عیال جب ورع ہوا اور ہو عیال تا کہان سرزد ہو جو کس گناہ جب گناہ نقد سرزد ہو گیا کاہلی بھی ہے انابت میں خطا	ترک شہوات و حرام اور خوش لقا جانیے اہل ورع اسکو وبال کب ترے اخلاص کو ہو بخ غفل توبہ کر اور مانگ خالق سے پناہ توبہ نسیم سے ہو و نفعلیا اور امید زندگی بے وفا
--	--

### بیان فوائد خدمت

کر سدا خدمت تو اسے عالی نژاد	تا ہو تیرے زیر ران اسب مراد
------------------------------	-----------------------------



<p>جو کوئی یاں خدمت مروان کری          جو کہ خدمت کے لئے باندھے کمر          صاحبون کی جو کوئی خدمت کری          ہو گئے وادھام پر جنت کے باب          حشر میں خادم ہوں انخواہ شفیق          ہووے کے خادم عاصی و س اگر          دیتا ہے خادم کو حق ستار          بہر خدمت جو کوئی باندھے کمر          جو کہ خادم ہے وہ پاتا ہی جنان</p>	<p>اسکی خدمت لیندہ گردان کری          ہووے آفات بہانی سے بے خطر          حق اُسے دولت دی اور حرمت کری          حشر کے دن بے عذاب بحساب          ہووے جنت میں مقام انکار سیع          عابد مسک سے ہو وہ خوب تر          اجر و فرد صائمان و قائم بان          پائے نخل معرفت سے وہ کمر          اسکو حاصل ہو ثواب غازیان</p>
--	--

### بیان صدقہ

<p>تا امان دے تجکو قبر کردگار          صدقہ دے ہر بامداد و ہر گچاہ          خیر کی جس شخص کو عادت رہے          خلق پر نیکی کرے جو بیگمان          خلق کو جس کے ضرر پہونجا ذرا          جو نہیں دیندار کب ہی رستگار          گر ہے مومن فکر تو کر ورع کی          بے ورع کب صاحب ایمان ہوا          جو ہے بے توفیق کیا توبہ کرے</p>	<p>صدقہ دے ہر مہمان و آشکار          تاکہ خالق دے بلاؤں سے پناہ          بیشک و بے شبہ عمر اسکی بڑھے          خلق میں ہے بہت ترین مردان          خلق میں اس سے نہیں انسان برا          عقل اسکو کب ہی جو ہے نابکار          کفر ہے قمر خدا سے ایمنی          بچیا کب صاحب احسان ہوا          گر نہیں تحقیق کیونکر حق سے</p>
--	---

### بیان تعظیم مہمان

<p>خاطر مہمان کو کر تو اختیار          اپنی روزی آپ لاؤ مہمان</p>	<p>سہمانی ہے عطا سے کردگار          اور لے جائے گن و مہمان</p>
---	--



جو کوئی رزاق کے دشمن سی ہو  
 ای برادر رکھ تو مہمان کو غریب  
 جو کوئی مہمان کی خاطر کرے  
 آمد مہمان سے جو ہو وی ملول  
 جو کوئی یان خدمت مہمان کری  
 دیکھے جو مہمان کو چشم مہر سے  
 تو تکلف دور کر اے مہربان  
 اے سپر مہمان کی اعزاز کر  
 مہمانی ہے عطا ہلے کریم  
 تو گرہ مین زرنہ رکھ عارف جو ہو  
 دوسرے کا تو نہ مہمان ہو بھی  
 لطف مہمان پر کرے جو صبح و شام  
 جو کوئی مہمان تیرے گھر مین ہو  
 اے سپر زائد ہو یا کہ ہو وی کم  
 اگر سنون کو نان دے بہر خدا  
 برہنہ کو کپڑے تو دیوے اگر  
 کپڑے پہنائے اگر تو عور کو  
 کام تجھے نکلے گر محنت تاج کا  
 بخت و دولت جکے ہو جاتی ہین پار  
 کھانہ ہرگز اے پسر نان بخیل  
 نان ممسک ہو وی باعث رنج کی  
 کب ہوئی نیکی خسیو نے بھلا  
 خیر کو اپنی طرف نسبت نہ کر

دور اُسکے مہمان مسکن سے ہو  
 چشم حق بین تاکہ تو بھی ہو غریب  
 واسطے اسکے درجست کھلے  
 اُس سے آزر دہ ہو اہل مدد رسو  
 آپ کو شالبتہ یزدان کرے  
 بہرہ پائے لطف سے اللہ کے  
 تاکہ نہانی نہ ہو عجب کو گران  
 در کو تو گفتار پر بھی بار کر  
 جو پھرے اُس سے وہ ہو جاتی ہیم  
 بند مہمان پر نہ کر دروازے کو  
 مہمان سے تو نہو نہان کبھی  
 دہرین بیشک وہ ہو وی نیکنام  
 تجکو لازم ہے کہ تو دی کھانہ کو  
 چاہیے درویش پر کرنا کرم  
 تا بہشت عدن مین ہو تیری جا  
 رحمت حق ہو وی تیری جان پر  
 رخ ترا کو مین مین پر نور ہو  
 سر ترا شایستہ ہو وی تاج کا  
 کرتا ہے نیکی نہان و آشکار  
 ہے بُری مہمانی خوان بخیل  
 ہوتی ہے وجہ صفائے نان سخی  
 سقف ویران کو ستونسی کام کیا  
 نیک کر تو دیکھ کر بد سے حذر



## بیان علامت احمق

تین احمق کے نشان ہیں لا کلام ہو وے زائد کوئی عادت میں سدا اے پس تو احمق و جاہل نہو یاد حق میں جو کوئی غفلت کرے کر نہ نافرمانی حکم خدا تابع شیطان نہو تو اسے پس حکم بزوان میں نہ ہرگز مارم اے پس نافرمانوں سے کہ عذر راز کو کہنا نہ ہم سہی کبھی تاکہ ہو آزاد و مقبول ای غریز	یاد خالق سے رہے غافل مدام کاہلی ہو وے عبادت میں سدا یاد خالق سے کبھی غافل نہو احمق سے راہ باطل میں رہے تا عذابوں سے ہو محشر میں رہا اور احمق کو نصیحت تو نہ کر آپ کو ہر ایک سے تو جان کم کر نہ تو مال بیتان پر نظر کیسا ہمد کہ نہ اے نہ دلی بھی بے طمع ہو وے دھرم گریہ تیر
--	---

## بیان علامت فاسق

خصلتیں ہیں تین فاسق میں عیا خلق کے آزار پر رکھے نظر	دلیں اسکے شر ہر ہو بیگان اور قدم رکھے نہ راہ رست پر
--	--

## بیان علامت شقی

تین باتیں ہوں شقی میں لا کلام بے طہارت ہو وے صبح خیز کر نہ ہرگز دوری اہل علوم اہل علم کی نہ کر ہرگز بدی پاک رہ تو اور پاکی پیشہ کر	احمق سے وہ سدا کھائے حرام ہو وے اہل علم کے اسکو گریز دور بخسے تا رہے نار سموم عیب ظاہر کر نہ انسان کا کبھی اور عذاب گور سے اندیشہ کر
--	--

## بیان علامت مجہل



تین مہین ظاہر حسبِ لو کے نشان سائلوں سے وہ سدا ترسیان ہی رہ مہین بجا مہین جو خویش و آشنا کسکو اُسکے مال سے ہو فائدہ	یا در کھنا تجھے کرتا ہوں بیان بھوک کی شدت سے بھی لرزان ہی جلد گزرے اُنسے کہہ کر مر جا اُس سے حاصل ہو وی کسکو فائدہ
--	---

### بیان قساوتِ قلب

تین مہین پیدا انسان سخت دل ایک کو کرنا ضعیفوں پر حبس پند و وعظ اسپر نہیں کرتی اثر جان لے مروی مہین یہ اہل جہان	جس سے ہو وی سنگ و آہن بھی محل اور قناعت کا نہ کرنا دوسر اُسکے دل پر کچھ نہ ہو وی سے کار کر کب ہو کوئی ہمنشین مر و کان
---	--

### حاجت مانگنے کا بیان

مانگ حاجت اُس سے جو ہو خوبرو کام مومن کو اگر تجھے پڑے حاجت اپنی مانگ تو سلطان سے لو وفات دشمنان سے خوش نہو	زشت رو پونے نہ ہرگز مانگ تو سعی کر اس میں جو تجھے ہو سکے تجھ کو کچھ حاصل نہو دربان سے کان سے بھی سن نہ ایسے ذکر کو
---	---

### بیان کارِ ہایِ نیک

کر قناعت اپنا پیشہ اے عزیز صبح کو اٹھ کر تو استغفار کر ہمد مونی اپنے تو غیبت نہ کر روز جب پیدا ہو آثارِ محسر	فقر سے کوئی نہیں گرتی چہینر اپنی فرصت پر ہمیشہ رکھ نظر غیر شیطان پر کبھی لعنت نہ کر توبہ کر اپنے گنہ سے اے سپر
بکے دلمین ہو نہ خوف حق ذرا	اُسکو ہر سے سے ڈراتا ہے خدا



رو نہ کر ہرگز عنبر یونکا سوال  
 عاریت کا ہی جو تیرے پاس مال  
 عاریت کی چیز دیدے اور پس  
 دہرے اسکے سوا حاصل نہیں  
 راہ حق میں جو دیا وہ ہے ترا  
 تھوڑے میں راضی جو خالق سی یا  
 پل کی صوت ہے جسے ان بویا  
 جو کہ کرتا ہے سربل پر مقام  
 مانگتا ہے کیا خدا سے تو غنم  
 مقرر ویشی ہو مومن کو شرف  
 فی الحقیقت ہیں عدو اولاد و زر  
 امت اولاد کم کو یا و کر  
 بود و نیاسے نہیں مرد و نکو سود  
 صدق سے جو دل کو صاف اپنی رکھو  
 جو کہ ہیں بند زیادت میں مدام  
 جان دیدتے ہیں جو مرد خدا  
 رکھتا ہے جو کچھ رہ حق میں وہ دی

تاکہ سن لیوے خدا تیرا سوال  
 پھوٹ جائے تو ہو رنج و ملال  
 ساتھ اپنی کون لے جاتا ہی زر  
 کپڑا دس گز اور اک دو گز زمین  
 بے بلا کے جان جو تجھے لگیا  
 اسکی حاجت کو خدا بر لائی گا  
 جلد ہی اس کی گزر نامے بھلا  
 ہے وہ دیوانہ نہیں آئین سکلام  
 مال و زر مومن کو ہے رنج و غنا  
 ہمیں حاصل ہو و مومن کو صفا  
 ظاہر ہیں نور آنکھوں کے اگر  
 تجھے چھٹ جائیگے یہ سب مال و زر  
 انکو کیا اندیشہ نابود و بود  
 کافی ہے اک خرقة اک تقراسے  
 وہ نہیں اہل سعادت لا کلام  
 آسمان پر مارتے ہیں پشت پا  
 تاکہ جو کچھ چاہے تحب کو ملے

### ایمان فی تجہ سخاوت

تو سخاوت میں اگر کوشش کرے  
 تو ہو مشغول سخاوت ہر گھڑی  
 ہو سخی کے چہرین نور و صفا  
 حق نے لکھا ہے در فردوس پر  
 ہو ہبسم سے سخی کو کام کیا

بعد شدت تجکو آسائش ملے  
 دوزخی ہوتا نہیں مرد سخی  
 ہو وہ جنت میں قرین مصطفیٰ  
 اسخیا کی یہ جگہ ہے سرسبز  
 قہر و زنج میں جیلو کی رہے جا



کار اہل کل سب تلبیس ہیں اہونہ مسک کا گزر سو ہیشت کوش دل سے سن سفر جیکار نام نوسخاوت میں سدا مشہور ہو ہونچی اور تو تو واضح پیشہ کر	وہ سقرین ہمدام ابلیس ہیں بلکہ اسکو پھونچ کر کب ہو ہیشت اہل کبر و بخل کا ہو وے مقام بخل کے اور کبر کے تو دور ہو تا کہ ہو وے دل ترا تا بندہ تر
---	--

## بیان کار ہای شیطانی

خصلتیں ہیں چار شیطانی بیان ایک سے آ جائی زاید چھنیک اگر خون مہی عشوہ شیطان سے تو ہوا اور انگریزانی ہے شیطان کا نم	جو کہ رحمانی ہو اسپر ہو عیان فعل شیطانی سے بیشک اسپر کیونکہ شیطان دشمن انسان ہے بے خطر اس سے نہ ہا تو دمام
--	---

## بیان علامات منافق

جو منافق ہیں تو اُسے دور رہ میں ہوتے ہیں منافق کو نشان جو کہ ہو پیمان سخن وعدہ خلاف ہو منون کی وہ اطاعت کم کرے کب منافق سے ہوا وعدہ وفا جو منافق ہو منو وے وہ امین تو منافق سے سدا پرہیز کر اگر منافق کے کوئی ہمسر ہو	کیونکہ انکی ہے ہمنم میں چم جو کہ مقہور می کر باعث ہیں بہا ہو وے جسکے قول میں لاف کراف وہ امانت میں خیانت وہ کرے کب ہی اُسکے ہرے میں نور و صفا یارب اس کی پاک ہو رو و زمین شیخ اُسکے قتل پر تو ستیز کر لیا عجب جا اُسکی فتنہ چاہ ہو
--	---

## بیان علامت متقی



تین ظاہر ہیں نشان مستقی  
اے پسیر تو یار یار بد نہ ہو  
جھوٹی باتیں متقی کر تا نہیں  
وہ حلال و باک سوز گھٹا ہر کام

کب شقی سے اسکو ہی نسبت کوئی  
تا کہ تو مشغول کار بد نہ ہو  
راہ باطل میں قدم دھرتا نہیں  
کب وہ ہو ویقیدی دام حرام

### ایمان علامت اہل جنت

خصلتیں تین ہوں بہمن عیان  
شکر نعمت کر بلا میں صبر کر  
جو کہ استغفار پر رکھے نگاہ  
جو کوئی ارشد سے اپنے ورے  
وہ سبدم جو کوئی کرتا ہو گناہ  
ہر گھڑی ہر لحظہ استغفار کر  
خیر اپنے ہاتھ سے کر اے پسیر  
تو جو خود دے الے رسم ہر فائدہ  
دید یا ہو تو نے جو کچھ پھر نہ دے  
یہ وہ صورت ہے کہ کوئی تو کرے  
چیز کوئی کر پسیر کو دے پر  
مال و زر سے خوش نہو تو اک ذرا

اسکو حاصل ہو وی جنت بیگان  
تا کہ روشن ہو ترا دل ای پسیر  
نار دوزخ سے اسی حق دی پناہ  
اور گناہوں سے سدا تو بہ کرے  
نار دوزخ سے پناہ گاہ پناہ  
مفسد و ناسے اور بد و نسی کر حذر  
خیر کو تو وقف کر درویش پر  
بعد تیرے سو بھی دین تو نفع کیا  
گو کہ تو ہو جاوے عاخر جو کس  
پھر کرے قصدا کے کھانکے لے  
بیگان نازان و خندان ہو پسیر  
پھیر کر تو پھیر نہ لے جو دیا

### ان چیزیں کا بیان جن سے دنیا میں خوش ہونا نہیں چاہیے

شادی دنیا نہیں ہر غم سے کم  
تھی لا لقتلہ میں چھ تو غم کر  
دوست کب حق شادمانی کو رکھ  
محنت و غم کا تو خوگر ہو دیرام

فائدہ اسکا نہیں ماتم سے کم  
جاء شادی کب ہو دنیا ای پسیر  
بات یہ مینے سنی استار سے  
سو دیکھو پھر دل اے ہیک نام



<p>گر خوشی ہو فصل حق سے ہی بجا          ہو خوشی بندوں کی یہ رنج و الم          فکر اپنی سب کو ہو وی ای سپر          نیست سے تجکو کیا خالق درست          عمر بسر تو بندہ معبود رہ</p>	<p>ور نہ دنیا کی خوشی کی اصل کیا          جو فرح و شادی کا اسکا بار غم          کس لئے پیدا ہوا ہے منکر کر          تاکہ تو عالم میں ہو وی حق پرست          باسنا و باحسا و جو درہ</p>
--	--

### نصیحت نیچرین و دنیا کا بیان

<p>صبح کو ہرگز نہ سو تو اسے سپر          سو نہ ہرگز اسے سپر تو وقت شام          دھیان کر قول حکیم ان پرور          ای سپر تنہا نہ ہرگز کر سفر          تاکہ گھر گھر گزرنے سے منہ نہ مار          دیکھ تو ہرگز نہ شب کو آئینا          گھر اکلا جو ہو اور تار یک ہو          ہاتھ تھکھڑی پر نہ مارا کر سدا          چار پایوں کی اگر دیکھے قطار          کر سدا درگاہ خالق میں دعا          تاکہ پائے عمر عالم میں سوا          تاکہ روزی تیری کم ہو ای سپر          جو کہ باندھے فسق و عصیان پر کم          زرق کم کر دیو سے گفتار دروغ          خواب زائد ہو وی فاقہ کا سبب          آپ کو جو خواب میں عریان کر دی</p>	<p>نفس کو تو کر نر بد خواہی سپر          کیونکہ ہے اوقات سونا حرام          دھوپ اور سایہ میں سونا ہی برا          کیونکہ انہیں جگو ہو خوف و خطر          عالموں سے بات یہ ہے یادگار          دن کو گر دیکھے نہیں انہیں خطا          چاہیے ہدم کوئی نزدیک ہو          صاحب علم اسکو کہتے ہیں برا          درمیان اسکے نہ جا تو زنیہار          تاثر صائے آبر و تیری خدا          بے ریائی سے تو نیکی کر سدا          کر ہمیشہ تو گناہوں سے حذر          زرق میں ہو اسکے نقصان و ضرر          بات میں کذاب کو کب ہو فروغ          بیند کم کر کر تو بیداری طلب          وہ خود اپنے زرق کا نقصان کر</p>
---	---



بول جو عریان کرے ہو وہی فقیر  
 سے جنابت میں برا کھانا طعام  
 انان پارے پانوں کے نیچے نڈال  
 گھر کو چھارو دیر نہ شب کو اسی پر  
 باب مان کو گر بکاری لیکے نام  
 کرنے تو ہر چوب سے ہر گز خدال  
 پاک ہاتھوں کو نہ کر تو خاک سے  
 بیٹھ جو کھٹ پر نہ ہر گز دھیان  
 پہلو سے در پر کبھی تک نہ کر  
 جسم پر اپنے کبھی کپڑا نہ سری  
 پونچھ دامن سے نہ اپنا سنہ کبھی  
 سیر کو بازار کی جاپا نہ کر  
 منہ سے اپنے گل نکر ہر گز چراغ  
 اپنی وارھی کو کسی دن اسی پر  
 نان پارے فقیر و نئے نول  
 دور کر مسکن سے تار عنکبوت  
 خرچ کر انداز سے بے خبر  
 دست رس گر ہو تو پھر تنگی نہ کر

اور ہو وہی ناتوان و زار و پیر  
 کام یہ کب ہے پسند خاص عام  
 حق سے نعمت کا جو کرتا ہر سول  
 خاک رو بہ بھی نہ رکھ تو زیر سر  
 نعمت حق تجھ پر ہو جائے حرام  
 تانہ بڑ جائے کہیں تجھ و بال  
 دھونڈو پانی ہاتھ دھو نہ کیلے  
 رزق کھٹ جاتا ہے امین سر بسر  
 اسے پیر کر ایسی خصلت سے خدا  
 سیکھ ادب تو تاکہ ہو دے آدمی  
 رزق کھٹ جائیگا تیرا اس سے بھی  
 جب نہ آئے فائدہ اسکین نظر  
 تا دھوان سے پر ہو تیرا دماغ  
 غم کے شانہ سے تو کٹ گئی نہ کر  
 فقیر پارے سے فقیر و نئے نہ بول  
 کیونکہ وہ ہے باعث نقصان تو  
 اپنے زخم خشک کو تازہ نہ کر  
 تانہ قہر حق ہو تیری جان پر

### ایمان فائدہ صبر

صابرون میں تاکہ ہو تیرا شمار  
 تو اگر ہو آفتون میں تر شمر  
 تو بلاؤں پہ اگر صابر نہیں  
 صبر گر ہر گز شکایت تو نہ کر

سختیوں میں عم نکر گر ہوں ہزار  
 آپ کو پھر صابر و نہیں گن نہ تو  
 پیش اہل صدق تو مشاکر نہیں  
 تو نہوشا کی حسد اکا اسے پھر



<p>اگر ضروری نہیں ہے کہ مرا کر کرے تو کام حسب حکم رب بندہ خدمت سے اگر عقیبی کو یاد خدمتی حرمت تو ہی آرام دل گر نہوں افعال تیرے برخلاف تجگو کر ہووے خوشی کا انتظار</p>	<p>تکواہل فقر سے ہو ربط کیا ہووی حرمت بیرونی خدمت کو سبب لیک حرمت کو سبب مولا کو مای ہووی مقبل خدمت و نسی آب گل صبر پر اسے تجھے زیبا ہی لا افتون میں صبر کو کر اختیار</p>
---	---

### بیان تجرید و تفرید

<p>جسکو حاصل ہو صفا تجرید و ترک دعوا کا ہے تجرید ای سپر ترک شہوت اہل ہر عتبر تری ایک پیار می دو جو شہوت کو طلاق یاد کر ہرگز نہ عنیب رائد کو اعتماد رائد پہ جب ہو بیگان بہر عقبہ نشیت یا دنیا یہ بار ہو سعادت سے جو حاصل مقام ہاتھ جب دنیا سے دھوئی بہر حق ہو محب و تو اگر تو مرو ہو محو کبر و عجب و خود رانی نہو گورہ انگشت سے رکھے جو کام اور جو عطار کے بیٹھے قریب ہمدی صالح کی کر منظور تو کر نہ ہرگز اسے سپر ظالم سی میل ہے یہ لازم ظالموں سے کر کر نیر</p>	<p>ہوتا ہے شال و اہل ید کی ہے یہی سنی تفرید ای سپر قطع شہوت بلکہ ہے یکبارگی کیا عجب تفرید میں ہو جائی طلاق تجگو تا تجرید کی امید ہو ہو وے مطلق انگٹری تفرید جا اور لباس فاخرہ تن سے اٹار صاحب تجرید ہو وے لاکلام تب لے تفرید سے تجکو سبق تالے ہر سر پہ جا تو کرو ہو تدراپنی جان ہر جانی نہو وہ دھوان سے ہو سیہ و لاکلام مرد ماغ اسکا ہو لڑ جائی غضب زند اور قلاش سے رہ دور تو یاد رکھ ورنہ بگڑ جائیگا کھیل تا جلا دیوے نہ تجکو نار تیر</p>
---	--



کیونکہ سرکش تند خلق آزار ہے  
صحبت فاسق سے تو بدکار ہو  
وہ حرم خاص حق میں پاؤں بار  
اصل حاصل ہو ورنہ تجلوں سے  
تو ضلالت میں پھنسے بے کیف و کم  
بہل سے خوبطالت جو ہوا  
اور سخاوت میں سدا مشہور ہو  
حشر میں اسکی جگہ ہو سحر  
تا کہ عالم میں نہ تو بدنام ہو  
قہر سے مالک کے درجہ نہ ہو  
تا کہ نہ میں نہ ہو تیسرا گذر

صحبت ظالم بزرگسوار ہے  
صحبت صالح سے تو دنیا رہو  
جو کوئی ہو صالح و عابد کا یار  
وہ نہ ہرگز دور راہ شریعت سے  
گر شریعت سے رکھی باہر قدم  
وہ ہر دور راہ ضلالت جو ہوا  
حق طلب کرے بد سے دور ہو  
جو نہیں چلتا ہے راہ رست پر  
راہ شیطان میں نہ کہ تو کام تو  
سالک راہ حقیقت کو درام  
بر ضلالت لفسن کر کام ای پیر

### بیان بخشش الہی

جسمین ہو دین جمع وہ پاسے حق  
اور سخاوت سے اسکو رتازہ رو بھی ہو  
اور نہ اسکو خیانت کا خیال  
بس وہی ہے مومن و پیر ہر گار

چار چیزیں ہیں کرامت الہی حق  
ایک تو وہ ہے کہ ہو ویرست کو  
اور وہ ہے امانت کا خیال  
حق عطا جسکو کرے چیزیں یہ چار

### جو شخص دوستی کو قابل نہیں اسکا بیان

دوستی کی تو طمع اس سے نہ کر  
یار تو اسکو نہ جان اپنا بھی  
گر ہمیشہ ایسے شخصوں سے حذر  
اس سے کہ پیر ہیزن و میری بات

یار بد ہو وے زبانکار ای پیر  
جو کہ ظاہر کرتا ہے تیری بدی  
دوستی تو باوہ خوار و نشی نہ کر  
اور وہ قسم نہ یوے جو زکات



سو د جو مانگے تو اس میں کر حذر اے پسر کر سود خوار و نشی حذر جو کوئی انسان سے لیوے رہا	یا لون پر تیری رکھو وہ فرق اگر انکا دشمن ہو خدا سے داد کر شان میں اسکی نہ کہ تو مر جا
---	---

### بیان غمخواری مرم

کر تو غمخواری بہار اے پسر  
ہو سکے تو پیانے کو سیلاب کر  
کر یتیموں کی بھی غمخواری سدا  
جب کہ روتا ہے یتیم اے ہربان  
جو یتیموں کو رلاتا ہے یہاں  
جو ہنسنا تا ہے یتیم حسرت کو  
راز تیرا جو کوئی ظاہر کرے  
رکھ جوانی میں تو پیرون کو عزیز  
کر ضعیفوں سے مارا تو مدام  
تو اگر ہو سیر توروی نہ کھا  
حاسد کم بخت کو راحت ہو کیا  
جان دشمن تو سنا فاق کو سدا  
رہ ہمیشہ طالب قوت حلال  
جو کہ ہو وے طالب قوت حرام

کیونکہ یہ ہے سنت خیر البشر  
مجلسوین خدمت اصحاب کر  
تا تری غرت کرے تیرا خدا  
عرش کو ہوتا ہے لرزانا کہاں  
مالک اسکو بھونچکا دوزخ میں نہاں  
اسکا مسکن عدن میں پیوستہ ہو  
بجھو لازم ہے کہ دور اس سے رہا  
تو بھی چشم خلق میں تا ہو عزیز  
اس جہان میں اولیا کا ہی یہ کام  
تا ہو وے تن میں مردہ دل ترا  
کاذب بد بخت میں ہو کب وفا  
تو ہو دشمن اسکا اُسکے فعل کا  
صاف تیرا دین ہو تو مثل زلال  
تن میں اسکے مردہ دل ہو لا کلام

### بیان صلہ رحمی

لے خبر خویش افارب کی سدا  
بہمن تیرے انتہا گر بیگمان  
اپنے خویشوں سے جو بیگانہ رہا

عمر تیری اس سے ہو جاوی سدا  
چنیر قطع رحم سے بدتر کسان  
ہو بدی میں نام افسانہ ترا



## بیان فطرت

کیا ہے مردی کچھ بھی ہو تجکو خبر  
جو کرے قبل کتبہ تو بہ سدا  
بیکمردون کا کرے جو کوئی کام  
اور جو کوئی کہ ہو مرد خدا  
محبت مردان میں رہ تو ایسے  
جس میں مردان خدا کا ہونشان  
مرد کب چاہے کہ ہو دشمن ہلاک  
مرد کب انصاف کا طالب ہوا  
جو کہ رکھے راہ مردان میں قدم  
اے پسریلے تو کر ترک مراد

خوف حق سے دین درنا او پس  
اسکی طاعت معصیت سے ہو جدا  
اور ضعیف و پیر کرے احسان مدام  
وہ سخی ہو تنگ دستی میں سدا  
تا تجھے فضل خدا آئے نظر  
عیب دشمن کب کہو اسکی زبان  
ہو غم دشمن سے بھی اند و ہناک  
گر ہو او وہ سور و ظلم و جہنم  
ہو مراد نفس کا اُسکو نہ غم  
اینی کی راہ لے پھر ہو کے شاو

## بیان فطرت

فقر کیا ہے گر ہین تجکو خبر  
بے نوا گر کوئی ہو وئے خلق میں  
گر سنہ ہو اور بھر و سیری کا دم  
جو کہ ہو زار و خیف و ناتوان  
خون سے دل پر رکھے اور ستہی  
سایہ درویش کو لا خستیار  
ہنیشنی کر فقیر و ن کی مدام

مین بیان کرتا ہوں تجسما و پس  
نعمی و کھلائے اپنی خلق میں  
اپنے دشمن پر کرے لطف و کرم  
وقت پر طاعت میں ہو شیر زبان  
باغری میں بھی دکھائے نسر بھی  
تا نگہ رکھے تجھے پروردگار  
تا کہ حاصل ہو وئے حبت لا کلام

## غفلت سے چوکنے کا بیان

اتون میں یاد کر خالق کو پس  
اپنے خالق سے کبھی غافل نہو  
ہو نہ خندان ہی یہ روز کی جگہ

کون ہے غیر از خدا فریاد رس  
سالک راہ بد و باطل نہو  
چشم عبرت واکرا اور خاشاں



حرص سے تو مور کی صورت سدا  
 جب کہ تو لڑکا نہیں بازی کر  
 نفس کو طاقت ندی باری سے تو  
 جای نہمت میں کبھی اسلام نہ جا  
 ہو نہ امین جو دور لکھتا ہے تو  
 اسے پس کر ترک راہ فسق کو  
 ہے سفر درپیش کے کچھ زاد راہ  
 ہو نہ ہرگز طوق و غل سے بخطر  
 آگ سے ڈر ساز گاری پیشہ کر  
 سب کا جب ہو گا سفر سے گذر  
 آگ ہے رکھی ہوئی آگے تیری  
 روہ میں عقبے سر پہ ہے بار گران  
 ایک دن آئے گا روزِ سخت  
 اسے پس راہ شریعت پر تو چل  
 تابع فرمان حق تو ہو سدا  
 کہ نہ نافرمانی حکم خدا  
 بہشت عدن میں پاسے تو جا  
 تاکہ ہو مسکن ترا دارالسلام  
 شاد رہے جو سدا و خستہ کو  
 نصیحت جو کوئی لائے بجا  
 یا خدا تو ہم سبھو پیر رحم کر  
 ہم گنہگار اور ہیں عاجز اسدا  
 دور رکھ یا پاس تو اپنے بلا

یاد رکھ تو ہر طرف ہرگز نہ جا  
 ساتھ شیطان کے تو انبازی کر  
 کہ نہ ضائع عمر بدکاری سے تو  
 راہ حق میں مشکل نابیانہ جا  
 زیر سقف بے ستون ساکن ہو  
 دہر میں تو خسرہ شیطان ہو  
 عمر کو تو جان برباد و تباہ  
 نفس بد کو پالون سے برباد کر  
 اور عذاب و قہر سے اندیشہ کر  
 جاے شادی کب ہی دنیا ہی پس  
 کچھ نہیں ہے خوف تجھ کو آگ سے  
 بار تیرا غمیر سے لٹھے کہاں  
 تجھ کو خالق سے نہیں ممکن گریز  
 جلد زندان ہوا سے تو نکل نہ  
 تاکہ پاسے جنت رضوان میں جا  
 تا عذابوں سے ہو مشرین یا  
 لطف خلق اللہ پر کربے رہا  
 تو فقیرون کو کھلا یا کر طعام  
 عدن میں تیری جگہ پیوستہ ہو  
 دے اُسے کو نین میں رحمت خدا  
 بخش دے سب کے گنہ تو پیر  
 رحم کر تو ہم سبھو پیر یا خدا  
 ہم ہیں راضی حکم سے تیرے سدا



رحمت اللہ سے دل خوش رہے	جو کوئی ان ہندؤں کو دیکھ پڑے
تاریخ ترجمہ من مترجم	
ہند نامہ حضرت عطار کا وہیان آیا ایک بیک تاریخ کا	ترجمہ نساخ جوین نے کیا خوب زیبا ترجمہ دل سے کیا
ولہ قطعہ دیگر	
چونکہ نامہ عطار ترجمہ کر دم من از سر و شن چون تاریخ ترجمہ	کہ شد ز دیدن آن صاحب نظر خرسند جواب داد زہے بنیظیر و زیبا ہند
خاتمہ من مترجم	
<p>پس از حمد و ثناء سے آفریدگار و نعمت سید غفار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  رہنما قبیل ال اطهار و اصحاب کبار مخفی و مکتوب مباد کہ خوشہ چین خرمن ارباب  شن و کامہ لیس معنی آفرینان نادرہ فن عید الغفور تخلص بہ نساخ از عاتق  لی بضاعت زانوی ادب بجناب صدر الشہینان ادب آموزہ کردہ و در  بد و شتی شن پند نامہ حضرت فرید الدین عطار قدس سرہ را بحصول  حصول شرف انساب بحضرت مصنف و ہدای تسلیم و تربیت جگر گوشگان  ابو الفضل محمد عبدالرحمن ابوالخیر محمد عبدالسبحان اعطایا اللہ علما نافع و  عماد امنا کہ خلف حضرت نساخ الاعظم جناب مولوی عید اللطیف خان  وڈی جیشریٹ وڈی کلکٹر ضلع ۲۴ برکنہ و ممبر مجلس لٹو کونسل گورنمنٹ بنگالہ و ممبر  بورڈ کشمیر انکم کمس شہر و حوالی شہر کلکتہ و ممبر سنٹ و ممبر بورڈ اگرا مینسٹر  می باشند بہ اردو زبان منظوم ساختہ چشمہ فیض نام نہاد از انجا کہ ازین  اردو ہا طبع افسردہ و فرزند ان ناز پروردہ با ہمہ کج مج زبانی و بوجہ سیر آباد</p>	



نظارگیان میخوشند بعد التجا به تحت آباد چاپ از ان خراش گرفتند مامول  
آنست که نظارگیان از سهو و نسیان در گذارند و منت بر جانم نهند

تمت

قطعه تاریخ طبع از مورخ کامل منشی بھکواندیا صاحب  
عاقل بحیث

بلا ریب است و بجز چشمه فیض منقش شد چه نیکو چشمه فیض	بعد حسن صفا گردید شائع بسال مہر شش از کلاک عاقل
--	--

خاتمة الطبع

الحمد لله کہ ترجمہ پند نامہ عطار رسمی بہ چشمہ فیض کہ اسم با سہمی ہے مطبع نامی  
منشی نو لکشور صاحب سی آئی ای واقع کانپور میں بسری پستی ذمی المجد الحی سن  
سعلی القاب عالیجناب لائے بہادر منشی ہراک نرائن صاحب مالک مطبع ام اقبال  
بامہتمام منشی بھکواندیا صاحب عاقل بحیث

بماہ جنوری ۱۹۱۴ء یا پچوین مرتبہ زلیور

طبع سے آراستہ و پیرستہ

ہوا

۶

محمد علی انیسوی  
کتاب خانہ  
شیخ محمد عثمان



متنوی شیخ بہاول حکایات اندرز آمیز  
تضمین گلستان سعدی مصنفہ منشی بہار  
صاحب نقتہ -

گلستان حکیم قاضی بجا اب گلستان سعدی  
اسی طرح درویش کی مصنفہ حکیم قاضی العرف  
بمیرزا حبیب شیرازی -

خارستان منشی - کم یاب کتاب نظم و نثرین ہم  
پہلوی گلستان ہے سودا ہا ب میں ملا محمد الدین  
صاحب خوانی -

اسرار الالہیہ - امین بانس فیضی بن ہر فصل  
من اتحاد اقسام رموزات اہل اللہ کا ذکر ہے  
از حضرت شیخ فرالدین صاحب شکر گنج -

اخلاق محمدی - فضائل علوم و غیرہ کا ذکر ہے  
چالیس باب میں مصنفہ مولوی محمد علی یزدی  
مصباح الہدایت ترجمہ عوارث شکر بر ذکر  
میانی و اصول طریقت اہل نقیصت مترجمہ حضرت  
محمود الکائناتی -

مصباح التہذیب - باسم تارخی حکایات و فضائل  
مصنفہ شیخ کمال الدین صاحب -

رسالہ ہدایت المؤمنین الی سلسلہ الصالحین  
نادر کتاب مصنفہ ابوالخیر مولوی معین الدین -  
مشہدی -

صد پند سودمند لقمان حکیم مع چار رسائل

فتوح الغیب - سبحان اللہ کیا عمدہ کتاب ہے  
جسکا ہر ایک مضمون گوہر نایاب ہے تالیف حضرت  
قطب الاقطاب محبوب بھائی غوث اعظم شیخ  
محمی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ -  
حکایات دلپسند - یہ کتاب سراپا اندرز و  
نصائح سے بھری ہے مصنفہ مولوی محمد ہمد  
خان تخلص و اصفت -

رسالہ حق نما - در مذاق نقیصت مصنفہ  
محمد داراشکوہ صاحب -

مجموعہ نکات فقر - مصنفہ سید مظہر علی شال  
چهار کتاب -

اشنوی مولوی مظہر علی الہادی - ۲۶ ترجمہ  
بند ۳۰، منائرہ نور شید شبنم ۴۴، قصیدہ در  
مدح علی مرتضی -

گلستان منشی خورو - از حضرت مصلح الدین  
سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ -

ایضاً - متوسط قلم محشی -

ایضاً - مع فرنگ و ٹیٹل رنگین -

ایضاً - چوب قلم جلی -

ایضاً - مترجم ترجمہ اردو و لفظ بلفظ

شرح گلستان - نادر شرح از ملا محمد اکرم التانی  
ایضاً - معنی بہ نیابان شارح حضرت میرزا علی  
علیخان آرزو تخلص -



جلی قلم نہایت خوشخط۔

۱۔ رسالہ سعادت نامہ ۲۰۔ رسالہ خواجہ عبید اللہ  
الضاری ۳۔ رسالہ تحفۃ الملوک ۲۔ رسالہ  
منہارج العارفین۔

مطالب رشیدی۔ رموزات فقر و تصوف از  
شاہ اب علی کا کوری۔

سرور العباد۔ شرح قصیدہ پانت سعاد مصنف  
مولوی عبد الحافظ محمد نذیر۔

پند نامہ عطار۔ فصاح رموزات تصوف مصنف  
حضرت شیخ فرالدین صاحب عطار۔

کنیمای سعادت جو جامع شریعت و حقیقت  
مصنفہ امام محمد غزالی رحمہ اللہ۔

اخلاق جلالی۔ محشی مصنفہ ملا جلال الدین دوان  
اخلاق محشی۔ وری ہند اول از ملا حسین

واعظ کاشفی۔  
گلشن اسرار۔ رموز تصوف کا بیان مصنف

مولوی انور علی۔  
می باید شنید۔ لب لباب اندرز و نصایح حکیمانہ

مصنفہ مولوی رفعت علی المتخلص بہ رفعت  
گنجینہ عرفان۔ بعنوان مذاق اہل تصوف

مصنفہ حضرت شیخ فرالدین عطار وغیرہ عرفا  
رسالہ خوشیہ مسمی بہ نشاۃ العشق از ارشادات

حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ۔

بوستان محشی جلی قلم بانند اوسط قلم قطعیہ

کمال خوشخط مصنفہ حضرت شیخ سعدی رحمہ اللہ  
ایضاً۔ دو مصرعہ جلی قلم خوشخط۔

ایضاً۔ قلم اوسط۔  
ایضاً۔ دو مصرعہ متن و حاشیہ مین۔

ایضاً۔ مترجم ترجمہ نظم اردو و ہوزن شعر بشعر  
ترجمہ از نتیجہ طبع منشی گویند پر شاہ متخلص بہ فضا

مکتوبات امام ربانی تین جلدین مع رسالہ  
رد و وافض و رسالہ مصطلحات حضرات صوفیہ

اسمین مکاتیب انشادات حضرت مجدد الف ثانی پیر  
اول جلدین ایک سو تیرہ مکتوب ہین جمع کردہ

شاہ یار محمد صاحب ارشاد حضرت۔  
۲۔ جلد تالیف شاہ عبد الحق۔

۳۔ جلد تالیف شاہ محمد نجمان۔ مع جلد رسالہ  
رد و وافض و جلد رسالہ مصطلحات صوفیہ

انفاس لاکا بر و انوار الضائر۔ در رسالہ  
معرفت و عرفان مین مصنف مولوی

محمد نعیم اللہ۔  
مثنوی بو علی شاہ قلندر۔ عارف و مضمون

از شاہ بو علی قلندر۔  
مثنوی مولوی روم نہایت خوشخط چار

جلد ہشتم و مثنوی از نتیجہ لبع عرفانی حضرت  
مولانا جلال الدین رومی باسحاق فقر ہفتم۔













**ALLAMA  
IQBAL LIBRARY**

**UNIVERSITY OF KASHMIR**

**HELP TO KEEP THIS BOOK  
FRESH AND CLEAN**